بعون صانع عجیب مکین و فضل خلاق زمین و زمان

زیب افزائے انجمن شاہان لسان یعنی رسالہ قواعد صرف و نحو اردو زبان جس میں فارسی کی بھی کچھ ابواب ہیں

گلدستۂ عجیب

۱۲۹۶

بہ گلکاری طبع حدیقہ آرائی گلزار فضلا زبان مولوی محمد حبیب اللہ خان صاحب مرادآبادی عرف حافظ عبدالرحمن خان متخلص بہ حافظ

مطبع نامی منشی نولکشور میں زیب تاب منطبع ہوا

اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شائقین کو فہرست مطول ہے جو علحدہ موجود ہے اور طلب کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے اور قیمت اس سال میں نہایت ارزاں مقرر کیا ہے ہم صرف کتب قواعد عروض و قافیہ اردو و کتب قواعد فارسی و ترکی و قواعد عروض و قافیہ و کتب درس مبتدیان و کتب اخلاق و علم و تصوف ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین اور شائقین ملاحظہ فرما کر خط کا فی و مہرہ و ارسال فرما دین —

کتب قواعد عروض و قافیہ اردو

اصول عجیبہ — صرف افعال وغیرہ —

معلم الحساب — عرف مکتب نامہ —

گلدستہ علم صرف و نحو اردو کے قواعد

مصدر فیوض — صرف و نحو کے قواعد —

رسالہ صرف و نحو — اردو مع شرح —

مطلع خورشید تصنیف مولوی منظور احمد صاحب

فن قافیہ سنجی میں —

عروض فضا قواعد قافیہ میں مطبوعہ مطبع گلشن محمدی —

زر کامل عیار ترجمہ معیار الاشعار — مع شرح

در فن عروض و قافیہ —

طوبی العروض منظوم علم عروض میں —

بحر العروض — مطول علم عروض میں مع نقشہ زحافات و اضافہ فوائد جدیدہ از منشی کنھیا لال صاحب

ایضاً مختصر مع نقشہ زحافات —

گنج شایگان اردو علم قافیہ میں نادر کتاب تصنیف حبیب الدین صاحب

خلاصۃ المنطق مصنفہ منشی بیجی شاد سب ڈپٹی انسپکٹر صاحب —

مجموعہ صرف مسمی بہ امداد الادب —

مع اضافہ فوائد ما حصل و مضمون میزان سے شافیہ تک —

دریائے عقل صفوۃ المصادر کو فوائد ضروریہ کے ساتھ مرتب کیا ہے —

کتب قواعد فارسی و ترکی و قواعد عروض و قافیہ

قواعد فارسی از روشن علی انصاری —

گلشن فیض — قواعد فارسی منظوم —

مفید نامہ — حساب آداب و القاب کے قواعد —

جواہر الترکیب از منشی سیوا رام جوہر تخلص ساکن دہلی —

شرح جواہر الترکیب نادر شرح از شیخ حیدر علی مرحوم

بحر الفصاحت — محشی از مرزا قتیل —

مفید فارسی — فارسی قواعد کی عمدہ کتاب ہے

چہار گلزار — قواعد صرف و نحو و معانی و عروض میں

اصول حسنہ مصنفہ مولانا عبد الحق محدث دہلوی

ارمغان — نادر کتاب قواعد میں جسمیں تین رسالہ ہین — ابجد امجد قواعد خوشخطی — شرح الالفاظ مترادف با ترجمہ اردو جداول میں بلحاظ اخلاق نصائح میں

عروض سیفی — فن قوافی و عروض —

میزان الافکار — شرح فارسی معیار الاشعار —

شجرۃ العروض در روضۃ القوافی و رسالہ اضافت

رسالہ آذر کدہ فن معانی میں نادر کتاب ہے —

حدائق البلاغت — علم بلاغت بیان و بدیع وغیرہ میں

شجرۃ الامانی مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل —

رسالہ عبد الواسع ہانسوی قواعد فارسی میں —

بعون صانع بیچون و مکان فضل خلاق زمین و زمان

زیبائش انجمن سلطان لسان یعنی رسالۂ قواعد صرف و نحو اردو زبان حسب آئین فارسی بی کا بحکم ابطال بہم رسید

گلدستۂ عجم ۱۲۹۶

بہ گلکاری طبع حدیقہ آرای گلہای فضول ابطال زبان محمد حبیب اللہ خان صاحب حیدرآبادی عرف حافظ عبدالرحمن خان متخلص

مطبع نامی منشی نولکشور میں زیب انطباع پایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لولوے زبان کی آبداری | ہے درج دہن مین حمدباری | ان دونون لبون مین اسکا مقصد
ہے حمد خدا و نعت احمد | چار عنصرون سے یہ ہے مخمر | مداح چہار یار اطہر

بعد حمد بیحد اوس خداے احد اور پروردگار صمد کے کہ مضمون بلاغت مشحون لوکان آلہۃ الا اللہ لفسدتا دلیل ساطع اور برہان قاطع ہے اوسکی یکتائی کی اور درود نا محدود اوس حبیب رب معبود کا کہ انا افصح العرب و العجم ایک نقطہ ہے دفتر ثنای کلام معجز نظام اوسکی کا اضعف العباد احقر الافراد ہیچمیرز ہیچمدان راجی الغفران محمد مجیب اللہ خان مرادآبادی عرف حافظ عبدالرحمن متخلص حافظ خدمت مین دقیقہ سنجان ہنرور اور بلیغ کلامان سخن پرور کے التماس کرتا ہی کہ غرض اصلی اور مقصد دلی اس احقر کا ان اوراق کی تدوین سے نہ خود نمائی اور شہرت عام ہے بلکہ افاضت اور افادت عوام اور اگرچہ فارسی قواعد کی کتابین تصنیف اساتذہ سابق بہت مبسوط ہین اور مفصل مگر زبان اردو کے قواعد نہایت کمیاب ہین اور کمتر اور فی زماننا زبان اردو بسبب قدردانی حکام وقت کی بہت فروغ پذیر ہے اور زبان فارسی بہ نسبت زبان اردو کے بہت مشکل ہی اور بتکثیر نظر برآن بتتبع عربی اور فارسی کے اردو زبان کے قواعد کا بیان کرنا مد نظر ہوا اور ضمناً

بوجہ ضرورت کہین کہین ذکر قواعد فارسی اور عربی کا بھی آگیا پس چونکہ سلک بیدا و رینا ہی اگر کسی جگہ
کوئی رکاکت پاوین تو دیدۂ اغماض سے ملاحظہ کر کے معاف فرماوین اور ہدف تیر طعن و ملامت
نہ بناوین اور اس کتاب مین حسب فرمایش اذکی الاذکیا حکیم سید محمد شمس الدین صاحب
ٹکن پوری و شاگردان عقیدت کیش شیخ محمد بشیر الدین و عبد الغفار فرزندان کامگار شیخ
پیر محمد صاحب تحصیلدار اجمیری و سیٹھہ رام کشن صاحب اودی پوری بھوپالی کے واسطے
سہل فہمی طلبا اور مبتدیون کے سلاست عبارت حسب محاورہ روزمرہ مد نظر ہوئی اور الفاظ
مغلق اور عسیر الفہم متروک کیے گئے اور چونکہ فارسی اور اردو کے قواعد کا بیان تھا اسواسطے
گلدستۂ عجم نام رکھا گیا واللہ الموفق والمعین

قطعۂ تاریخ سن ہجری لمؤلفہ

جب بن چکا یہ نسخہ از فضل خدا سے جسمین — اردو و فارسی کا یکسر ہوا نباہ
تاریخ سال ہجری حافظ نے یون کہی — گلدستۂ عجم ہے یہ خوب واہ واہ
اسکو پڑھے جو کوئی داعی ہو حق مین میرے — مقبول کر جہان مین تو اسکو یا الٰہ
ہون فیضیاب اس سے سب خاص و عام یارب — باقی ہو نام میرا جب تک ہین مہر و ماہ

واللہ المستعان والیہ المصیر

بیان بعض اصطلاحات کا جو اس کتاب کی عبارت مین مستعمل ہوئی ہین

جاننا چاہیے کہ لفظ کے معنی دو قسم کے ہوتے ہین ایک لغوی دوسرے اصطلاحی لغوی
منسوب بلغت اور لغت بولی اور زبان کو کہتے ہین پس لغوی معنی وہ ہین کہ جسکے واسطے
اہل زبان اور واضع نے اوس لفظ کو بنایا اور وضع کیا اور اصطلاحی معنی وہ ہین کہ کسی گروہ
نے اپنے محاورہ مین اوس لفظ کے معنی مقرر کر لیے ہین اور اسیواسطے وہ معنی اوس گروہ
کی طرف نسبت کیے جاتے ہین جیسے اصطلاح شعرا یا اصطلاح صرف اصطلاح نحو وغیرہ چونکہ
اس کتاب مین صرف اور نحو کے قواعد کا بیان ہے اسواسطے چند الفاظ کے اصطلاحی
معنی بیان کرنا اور لفظ صرف و نحو کے معنی بیان کرنا ضرور ہوا مخفی نرہے کہ صرف کے لغوی معنی

پھیرنا ہین اور اصطلاح مین علم صرف اوسی کہتے ہین جسمین صیغون کے وزن اور گردانین اور بنانی کی ترکیب بیان کی جاوے چونکہ اس علم مین بھی لفظ کا ایک صورت سی دوسری صورت کی طرف پھیرنا بیان کیا جاتا ہے اسوجہ سے اس علم کا نام علم صرف رکھا گیا اور نحو کی معنی لغت مین طرف اور کنارہ کے ہین اور اصطلاح مین علم نحو اوسی کہتے ہین جسمین الفاظ کی حالت اور اعراب کا بیان ہو چونکہ اس علم مین بھی لفظ کی حالت فاعل ہونی یا مفعول ہونی یا مضاف الیہ وغیرہ ہونے کا بیان کیا جاتا ہے اور یہ حالت بعد ترکیب لفظ کے ایک کنارہ پر یعنی آخر مین واقع ہوتی ہے اسواسطے اس علم کا نام علم نحو رکھا گیا

معنی اصطلاحی الفاظ کے اس جدول سے دریافت کرو

جدول اصطلاحات

حرکت — زیر زبر پیش کو کہتے ہین —

متحرک — وہ حرف کہ جسپر زیر و زبر پیش آوے

ضمہ — رفع پیش کو کہتے ہین —

فتحہ — نصب — زبر کو کہتے ہین —

کسرہ — جر — زیر کو کہتے ہین —

ماقبل — ایک حرف سی دوسرا حرف جو پہلے آوے

مابعد — ایک حرف سی دوسرا حرف جو پیچھے آوے

ساکن — وہ حرف کہ زیر زبر پیش کچھ نہ رکھتا ہو

واو معروف — وہ واو کہ اوسکی ماقبل ضمہ ہو اور خوب ظاہر پڑھنے مین آوے جیسے نور طور وغیرہ

واو مجہول — وہ واو کہ ماقبل اوسکے ضمہ ہو اور ظاہر نہ پڑھا جاوے جیسے زور شور وغیرہ —

یاے معروف — وہ یے کہ اوسکی ماقبل کسرہ ہو اور خوب ظاہر پڑھی جاوے جیسے شیر سیر کبیر وغیرہ —

یاے مجہول — وہ یے کہ اوسکی ماقبل کسرہ ہو اور خوب ظاہر نہ پڑھی جاوے جیسے شیر زیر وغیرہ

واو معدولہ — وہ واو کہ جسکے ماقبل ضمہ نہو جیسے خویش ہین —

یاے معدولہ — وہ یے ہے کہ جسکے ماقبل کسرہ نہو جیسے زبیر نفیسہ وغیرہ —

صیغہ — لفظ کو کہتے ہین —

مشتق — وہ لفظ جو دوسری لفظ سے کچھ کمی بیشی یا تبدیل کرکے بنایا جاوے جیسے آمد مشتق ہوا آمدن سے —

حذف — دور کرنا حرف کا محذوف وہ حرف جو دور کیا گیا —

جاننا چاہیے کہ جو آواز آدمی کے موںھ سے نکلی اوسے لفظ کہتے ہین اور اوسکی دو قسمین ہین اگر اوس

آواز سے کچھ مطلب اور معنی حاصل ہون تو اوسی کلمہ بولتے ہین اور اگر کچھ معنی حاصل نہون تو اوسی
لفظ مہمل کہینگے مہمل کے معنی لفظ بے معنی اور کلمہ لفظ بامعنی کو بولتے ہین اوسکی تین قسمین ہین
اسم فعل حرف اسم اوسی کہتے ہین کہ اوسکی معنی مین زمانہ نپایا جاوے جیسے گل اور غنچہ اور آمدن
اور رفتن اور آیندہ او رروندہ فعل وہ ہی کہ اوسکے معنی مین زمانہ بھی پایا جاوی جیسے آمد آیا وہ زمانہ
گذری ہوئی ہین حرف وہ ہی کہ اوسکے معنی مین زمانہ بھی نہو اور بغیر دوسرے کلمہ کے ملانے اوسکی
معنی حاصل نہون اور فائدہ ندیوین جیسے از معنی سے اور تا معنی تک اسم تین قسم کا ہوتا ہی
ایک جامد کہ وہ کسی کلمہ سے نہ بنا ہو اور اوس سے بھی کوئی دوسرا کلمہ نہ بنے جیسے زمین آسمان وغیرہ
دوسرا مصدر کہ جس سے اور کلمہ بنائے جاوین اور وہ کسی سے نہ بنا ہو جیسے آمدن اور رفتن آنا
اور جانا وغیرہ تیسرا مشتق کہ اور کسی کلمہ سے بنایا گیا ہو جیسے آیندہ معنی آنے والا آید سے بنایا گیا
اسم جامد پانچ قسم کا ہوتا ہے ایک جامد مطلق وہ دو قسم ہی ایک معرفہ دوسرا نکرہ معرفہ اوسے
کہتے ہین کہ ایک ذات خاص کیواسطے بولا جاوی جیسے زید عمر و کلو ملو کہ جسکا یہ نام ہی اوسی شخص
کیواسطے بولا جاویگا دوسرے کی واسطے نہ بولا جاویگا اور اسی کو علم کہتے ہین علم کے معنی نام کے ہین
اور کنیت اور عرف اور خطاب اور تخلص بھی اسی مین داخل ہے کنیت اوسی کہتے ہین کہ کوئی شخص باپ
دادی یا بیٹا بیٹی کے نام سے پکارا جاوے جیسے کہین کلو کا بیٹا آیا تھا منجو کا باپ ابھی گیا ہے ھنیا کی
ماکو بولا بھیجو نخلیا کی بیٹی کو سلام کہنا عرف وہ ہی کہ سوای اوس نام کے جو باپ ماں نے رکھا ہو کوئی
شخص کسی صفت یا کسی لقب یا نام سی مشہور ہوجاوے جیسے حافظ جیو مولوی صاحب ملا جیو قاری جیو
بڑی حضرت چھوٹی میان بھیا صاحب وغیرہ خطاب وہ ہی کہ کسی بادشاہ یا کسی سرکار سے سوای ذاتی
نام کے دوسرا نام مقرر کیا جاوے جیسی نواب بہادر راجہ بہادر وزیر الدولہ امیر الملک والاجاہ امیر الامرا
صفدر جنگ وغیرہ تخلص وہ ہی کہ شاعر یا کبیشر لوگ شعر یا کبت مین داخل کرنیکے واسطے کوئی لفظ
آسان سوای اپنے نام کے مقرر کر لیتے ہین جیسے شیخ مصلح الدین شیرازی کا تخلص سعدی تھا اور
خواجہ حیدر علی کا تخلص آتش اور رجب علی بیگ کا تخلص سرور تھا اور اس اسم کی جمع تصغیر وغیرہ
نہین آتی اور یہ اسم ترکیب کلام مین فائدہ دیتا ہے یعنی مبتدا خبر فاعل مفعول مضاف مضاف الیہ
ہوتا ہی چنانچہ اسکا ذکر کلام کے بیان مین آویگا اور رسم الخط یعنی طریقہ لکھنے کا ہندی نامونکے یہ ہے

کہ جس نام کی آخر مین الف ہو اگر وہ نام آدمی کا ہی تو الف سی لکھنا چاہیے اور اگر نام گانون کا ہے تو ہ
اوسکی ہے لکھنی چاہیے جیسے اودہی پورہ سیونہ اٹاوہ سکندرہ وغیرہ دوسرا نکرہ اوسی کہتے ہین کہ ایک
ذات خاص کیواسطے مقرر نہو اوس قسم کی ہر چیز پر بولا جاوے جیسے کتاب لکڑی درخت پھول
وغیرہ کہ ہر کتاب کو کتاب کہ سکتے ہین اور ہر لکڑی کو لکڑی اور ہر درخت کو درخت اور ہر پھول کو
پھول اور اسکو اسم جنس اور اسم عام اور کلی بھی کہتے ہین اسکا اطلاق واحد اور جمع دونون پر برابر
ہوتا ہی یعنی واحد کیواسطے بھی بولا جاتا ہے جیسے آدمی آیا یعنی ایک آدمی آیا اور جمع کیواسطے بھی
بغیر صیغہ جمع کے بولا جاتا ہی جیسے آدمی آئے یعنی بہت سی آدمی آئے یہ اسما بھی مبتدا خبر فاعل
مفعول مضاف مضاف الیہ ہوسکتے ہین اور ان اسما کی جمع اور تصغیر وغیرہ بھی آتی ہے عربی مین جمع
دو طرح پر بناتے ہین ایک جمع مکسر دوسری جمع سالم جمع مکسر مین کبھی زیر زبر بدل دیتے ہین کبھی کوئی
حرف زائد کر دیتے ہین اور کبھی کوئی حرف کم کر دیتے ہین جیسے اسد کی جمع اسد اور عالم کی جمع علما
اور کتاب کی جمع کتب جمع مکسر اوسی کہتے ہین جسمین واحد کی صورت درست نرہی بلکہ بگڑ جاوے
مکسر کے معنی ٹوٹا ہوا جمع سالم مین مفرد کی آخر کو علامت جمع کی لاتے ہین جمع سالم اوسی کہتے ہین
جسمین مفرد کی صورت درست رہی اور نہ بگڑے سالم کے معنی درست کی ہین عربی مین جمع کی علامتین
تین ہین الف اور تا جیسے کا غذات فاضلات باقیات دیہات قصبات وغیرہ اگرچہ عربی مین
الف اور تے خاص مونث کی جمع کیواسطے آتا ہی اور جس لفظ کے آخر یہ علامت ہو اوسے
عربی محاورہ مین مونث استعمال کرتے ہین مگر اردو مین اسکا خیال نہین کیا جاتا اپنے محاورہ
کی پابندی ہوتی ہے اور فارسی مین مونث اور مذکر کے واسطے ایک ہی صیغہ بولا جاتا ہے
اور جس لفظ کے آخر مین الف اور تے جمع کا ہو اوسکو رسم الخط مین ہمیشہ دراز لکھنا چاہیے
اس شکل سے ت دوسری علامت جمع کی واو نون جیسے مسلمون تیسری یے اور نون جیسے مسلمین
فارسی اور ہندی مین جمع مکسر نہین ہوتی ہے صرف جمع سالم آتی ہے فارسی مین جمع کی علامتین
دو ہین الف اور نون اور ہی الف جیسے گاوان اسپان برگہا شاخہا وغیرہ مگر اتنا فرق ہی کہ ذوی العقول کی جمع الف و نون سے
بناتے ہین اور غیر ذوی العقول کی جمع ہی الف سے جو چیزین اپنے ارادہ سے چل پھر سکتی ہین انہین ذوی العقول کہتے ہین مردان تاکیان
مرغان گنجشکان وغیرہ اور جو چیزین اپنے ارادہ سے نہین چل پھر سکتی ہین انہین غیر ذوی العقول بولتے ہین جیسے برگہا شاخہا

سنگہا وغیرہ قاعدہ جس لفظ کے آخر مین ہی الف جمع کا آتا ہے جب اوسکو دوسرے کلمہ کیطرف
اضافت کرتے ہین تو آخر مین ایک یے اور زائد کردیتے ہین جیسے گلہای باغ قلمہای واسطی وغیرہ
مگر لفظ درخت کی جمع فارسی مین دونون طرح سے پائی گئی ہے درختان اور درختہا دونون
طرح سے آیا ہے یہ لفظ نادر خلاف قیاس ہے ہندی مین اسما کی جمع کے واسطے تین علامتین
مقرر ہین واو نون جیسے لڑکون کو بلاؤ درختون کو کاٹو الف نون جیسے بیٹیان بہنو لکڑیان لاؤ
یے نون جیسے کتابین اچھی ہین اینٹین کچی ہین اور اسما کی تصغیر بھی آتی ہے عربی مین تصغیر
کیواسطے درمیان کلمہ کے ایک یا لاتے ہین اور حرف اول کو ضمہ دیتے ہین جیسے عبد کی تصغیر
عُبَید فارسی مین علامت تصغیر کی کاف ہی جیسے طفلک چھوٹا لڑکا پسرک چھوٹا بیٹا اور لفظ چہ
جیسے باغچہ طاقچہ وغیرہ بیان علامت تصغیر کا حروف مین آویگا اور ہندی مین تصغیر کی علامت
یا اور ہے ہی جیسے کتاب کی تصغیر کتبیا اور ڈبہ کی تصغیر ڈبیہ اور یاد رہے کہ علامتین تصغیر
کی کبھی تحقیر کے واسطے بھی آتی ہین جیسے مردک یعنی مرد نالائق تحقیر کے معنی حقیر اور ذلیل
کرنا اور جاننا چاہیے کہ یہ اسما دو قسم کے ہوتی ہین مذکر اور مونث مذکر نر کو کہتے ہین اور مونث
مادہ کو بولتے ہین فارسی مین تذکیر و تانیث کا کچھ لحاظ نہین ہے اسیکے واسطے ایکہی صیغہ آتا ہے
اور فارسی اسما مین امتیاز تذکیر و تانیث کیواسطے لفظ نر مذکر مین اور لفظ مادہ مونث مین لاتی
ہین جیسے اسپ مادہ گھوڑی کو بولتے ہین اور شتر نر اونٹ کو عربی اور اردو مین البتہ مذکر اور مونث
کا لحاظ ہوتا ہے اور مونث کی دو قسمین ہین ایک مونث حقیقی دوسرا مونث غیر حقیقی مونث حقیقی
اوسے کہتے ہین کہ جسکے مقابلہ مین اوسیکی جنس کا مذکر ہو جیسے گھوڑا گھوڑی بکرا بکری وغیرہ اور مونث
غیر حقیقی اوسے کہتے ہین کہ جسکے مقابلہ مین اوسکی جنس کا مذکر نہو صرف وہ لفظ محاورہ مین مونث
بولا جاوے جیسے کتاب دوات لکڑی وغیرہ مونث حقیقی اور غیر حقیقی کی پھر دو قسمین ہین ایک
قیاسی دوسرا سماعی قیاسی اوسے کہتے ہین جسمین کوئی علامت تانیث کی علامتون مین سے
پائی جاوے جیسے کثرت قلت بناوٹ لگاوٹ وغیرہ اور سماعی وہ ہے کہ جسمین کوئی علامت
علامتون تانیث سے نہ پائی جاوے صرف محاورہ مین مونث ہو جیسے کتاب چلم بیاض اینٹ
وغیرہ عربی مین تے ساکن علامت مونث کی ہے جیسے رحمت شفقت صلواۃ زکواۃ عاقلہ عالمہ

اور یہ تے اکثر حالت وقف مین یعنی ساکن کرنے مین سے ہو جاتی ہے جیسے علامہ زانیہ
طائفہ وغیرہ الف مقصورہ اور الف ممدودہ بھی آخر کلمہ کے عربی مین علامت مؤنث کی ہے جیسے
صغری کبرے حمرا سودا اور رسم الخط مین الف مقصورہ کو یے لکھتے ہین اور الف ممدودہ کو الف
اور ہمزہ مؤنث سماعی کی کوئی علامت مقرر نہین ہے صرف محاورہ پر موقوف ہے عربی اور
ہندی دونون مین زبان والون کے محاورہ پر منحصر ہے اور جن الفاظ عربی مین علامت
تانیث کی ہوتی ہے وہ الفاظ بھی ہندی محاورہ مین مؤنث بولے جاتے ہین جیسے آپ کی عنایت
اور اسیطرح جو مصادر عربی کے تفعیل کے وزن پر آتی ہین وہ بھی ہندی محاورہ مین مؤنث
استعمال کیے جاتے ہین جیسے تمھاری تقدیر اچھی ہے میری تدبیر بری ہے تقدیر اور تدبیر
دونون مصدر عربی کے تفعیل کے وزن پر ہین و اکثر حاصل مصدر فارسی کہ جنکے آخر شین
ماقبل مکسور ہوتا ہے یا یاے مصدری ہوتی ہے وہ بھی اردو محاورہ مین مؤنث بولے جاتے ہین
جیسے زید کی آمدنی بہت ہے خدا کی بندگی کرو فلانے کی سفارش ممکن نہین کی تمھاری وکیل نے
طرف ثانی سے سازش کر لی ہے آپ کی رفتار نرالی ہے تمھاری گفتار اچھی ہے ان مثالون مین
آمدنی بندگی سفارش سازش رفتار گفتار یہ سب حاصل مصدر فارسی کے ہین اور ہندی مین علامت
تانیث کی یے معروف ہے جیسے چکی لکڑی تپی بکری لڑکی وغیرہ مگر بعض الفاظ جنکے آخر مین یای
معروف ہے مذکر بھی استعمال کیے جاتے ہین وہ الفاظ یہ ہین گھی دہی موتی کہ محاورہ اردو مین مذکر
بولے جاتے ہین جیسے کہین گھی اچھا ہے دہی کھٹا ہے یہ نادر اور خلاف قیاس کہلاتے ہین
اور کبھی علامت تانیث کی ٹے ہوتی ہے جیسے بناوٹ لگاوٹ چوکھٹ وغیرہ اور کبھی علامت تانیث
کی نے ہوتا ہے جیسے بنیتی کترنی دھوکنی الگنی وغیرہ اور کبھی لفظ آنی علامت تانیث کی ہوتی
ہے جیسے مہترانی کھترانی پنڈتانی وغیرہ اور کبھی فقط نون جیسے دولھن کنجڑن دھوبن سانپن
وغیرہ اور کبھی لفظ یا جیسے بوڑھیا چڑیا وغیرہ اور جس لفظ مین کوئی علامت ان علامتون مین سے
نہو وہ مذکر ہے اور اکثر اسمای مذکر کے آخر الف آتا ہے جیسے لڑکا بکرا گھوڑا گدھا مینڈھا وغیرہ اور
بعض الفاظ مشترک ہین کہ مذکر مؤنث دونون کیواسطے یکسان بولے جاتے ہین جیسے چیل کوا
فاختہ چیل نر کو بھی چیل کہین گے اور چیل مادہ کو بھی چیل اور یہ لفظ مؤنث سماعی مین سے ہے

اسیطرح کو آنرا دہ دونون کو بولتے ہین اور یہ لفظ محاورہ مین مذکر ہے اور مونث سماعی کی کوئی علامت یا کوئی قاعدہ مقرر نہین زبان والون کے محاورہ پر موقوف ہی تمام ہوا بیان اسم جامد مطلق کا

دوسری قسم اسم جامد کی اسمای ضمائر یعنی ضمیرون کے نام ہین ضمیر کے لفظی معنی دل ہین اور اصطلاح مین ضمیر اوسے کہتے ہین کہ جس شخص کا ذکر کرنا دل مین منظور ہو اوسکا نام نہ لیکر دوسری لفظ سے بولین پس ضمیرین چھہ قسم کی ہوتی ہین - مرفوع متصل وہ ضمیر کہ فاعل کیواسطے آوے اور کلمہ کے ساتھہ ملکر ایک کلمہ ہوجاوے - منصوب متصل ضمیر مفعول کی جو کلمہ کے ساتھہ ملی ہوئی ہو - مجرور متصل ضمیر مضاف الیہ کی کلمہ کے ساتھہ ملی ہوئی مرفوع منفصل ضمیر فاعل کی جو کلمہ کے ساتھہ ملکر ایک کلمہ نہو منصوب منفصل ضمیر مفعول کی جو کلمہ کے ساتھہ ملی ہوئی نہو مجرور منفصل ضمیر مضاف الیہ کی جو کلمہ کے ساتھہ ملی ہوئی نہو ضمیر مرفوع متصل واحد غائب لفظ مین ظاہر نہین ہوتی ہے بلکہ پوشیدہ جیسے پرورد یا الا اسمین ضمیر اوکی جسکے معنی اوسنے ہین پوشیدہ ہی جمع غائب ند جیسے پروردند واحد حاضر یای معروف جیسے پروردی جمع حاضر ید جیسے پروردید واحد متکلم م جیسے پروردم جمع متکلم یم جیسے پروردیم منصوب متصل واحد غائب ش ماقبل مفتوح جیسے پرورش جمع غائب شان جیسے پرورشان واحد حاضر ت جیسے پرورت جمع حاضر تان جیسے پروردتان واحد متکلم م جیسے پرورم جمع متکلم مان جیسے پروردمان اور یہی ضمیرین جب لفظ سے ملکر ترکیب مین مضاف الیہ ہوتی ہین تو مجرور متصل کہلاتی ہین جیسے غلامش غلامشان غلامت غلامتان غلامم غلامان مرفوع منفصل واحد غائب او وی آن جمع غائب اوشان آنان آنہا واحد حاضر تو جمع حاضر شما واحد متکلم من جمع متکلم ما یہی ضمیرین جب ترکیب مین فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہوتی ہین تو مرفوع منفصل کہلاتی ہین اور جب را علامت مفعول انکے ساتھہ لگاتے ہین تو منصوب منفصل کہلاتی ہین اور جب ترکیب مین مضاف الیہ ہوتی ہین تو مجرور منفصل کہلاتی ہین پس اس قاعدہ سے سب چھتیس ضمیرین ہوتی ہین ہندی مین فقط چھہ لفظ ضمیر کی ہین واحد غائب وہ یا اوس جمع غائب اون واحد حاضر تو جمع حاضر تم واحد متکلم مین جمع متکلم ہم ہندی مین متصل ضمیرین اور منفصل ضمیرین ایک ہی ہین پس یہی چھہ ضمیرین جب انکے بعد علامت فاعل یعنی لفظ نے لگاتے ہین

تو مرفوع ہوتی ہین جیسے اوسنے اونھون نے تو نے تمنے مین نے ہمنے اور جب انکے بعد علامت مفعول یعنے
لفظ کو زیادہ کرتے ہین تو منصوب ہوتی ہین جیسے اوسکو اونکو تجھکو تمکو مجھکو ہمکو اور جب ترکیب
مین مضاف الیہ واقع ہوتی ہین تو مجرور کہلاتی ہین جیسے اوسکی اونکی تیری تمھاری میری ہماری
اس سے ثابت ہوا کہ ہندی مین بجاے چھتیس ضمیرون کے یہی چھ ضمیرین آتی ہین انہین
علامتین لگانے سے یہی بجاے چھتیس کے ہو جاتی ہین تیسری قسم اسماے اشارہ اشارہ
کے معنی ہین بتانا اور جس چیز کو بتاوین اوسے مشار الیہ کہتے ہین مشار الیہ کے معنی اشارہ کیا گیا
طرف او سکے فارسی مین مشار الیہ قریب اور حاضر کے واسطے این اور مشار الیہ بعید اور غائب
کیواسطے آن اور جمع کیواسطے اینان اور آنان مستعمل ہوتا ہے چوتھی قسم اسماے موصولہ ہین
فارسی مین چنان اور چنین آور ہندی مین لفظ ایسا اور جیسا اسماے موصولہ ہین اور اکثر فارسی مین
یاے مجہول آور ہندی مین لفظ وہ صلہ کے واسطے آتے ہین جیسے مردیکہ امروز آمدہ بود یعنی
وہ آدمی کہ آج آیا تھا اور صلہ کے معنی ہین ملانے کے اسماے موصولہ چونکہ اپنے مابعد کو
ماقبل سے ملاتے ہین اسواسطے اسماے موصولہ کہلاتے ہین اور اسماے موصولہ کیواسطے
ہندی اور فارسی دونون مین کاف صلہ کا اور ایک جملہ بعد کاف کے جواب صلہ کا ضرور
ہوتا ہے یعنی اسم موصول کے بعد ایک کاف آتا ہے اوسکو کاف صلہ اور اوسکے بعد ایک جملہ
آتا ہے اوسکو جواب صلہ بولتے ہین جیسے چنانکہ نوشتہ بودم جیساکہ لکھا تھا مین نے چنان
اسم موصول کاف صلہ نوشتہ بودم فعل با فاعل جملہ فعلیہ جواب صلہ کا ہوا اسیطرح جیسا اسم موصول
کاف صلہ کا لکھا تھا مین نے فعل با فاعل جملہ فعلیہ جواب صلہ کا ہوا پانچوین قسم اسماے عدد یعنی
گنتی کے نام جیسے یک دو سہ چہار وغیرہ فارسی مین اعداد کا شمار ایک سے لاکھ تک ہے اس سے
زائد نہین اور ہندی مین ایک سے مہاسنکھ تک ہے فارسی مین اسماے اعداد یک سے نہ تک
مفردات کہلاتے ہین اور دہ بست سی وغیرہ نود تک عشرات اور عقود اور یازدہ سے نوزدہ تک
مرکبات امتزاجی یعنی ایسے مرکبات کہ دو کلمہ ملکر ایک کلمہ ہو گئے یازدہ اصل مین یک و دہ تھا
واو عطف دور کیا کثرت استعمال سے یازدہ ہو گیا اور بست و یک سے نود و نہ تک مرکبات غیر امتزاجی
یعنی ایسے مرکبات کہ دو کلمہ ملکر ایک مزاج نہین ہوتے بست و یک مین بست علحدہ اور ایک

علیحدہ معلوم ہوتا ہی اور ہندی مین ایک سے نو تک مفردات یعنی اکائیان ہین اور دس بیس
تیس وغیرہ نوسے تک عشرات اور عقود یعنی دہائیان کہلاتی ہین اور گیارہ سے ننانوے تک
سب مرکبات امتزاجی ہین ہندی مین مرکبات غیر امتزاجی نہین ہین اور یہ اسماجب صفت
واقع ہوتے ہین تو فارسی مین انکے آخر ایک میم نسبت کا زیادہ کرتے ہین جیسے یکم دوم سوم
چہارم وغیرہ اور کبھی میم کے بعد ی نون بھی بڑھاتے ہین جیسے دومین سومین لیکن یہ اکثر
نہین صرف اکائیون مین زیادہ کیا جاتا ہے اور ہندی مین نسبت کو واسطے لفظ وان آخر انکے
لگاتے ہین جیسے دسوان بیسوان وغیرہ صرف پانچ عددون مین الف نسبت کا زیادہ کیا جاتا ہے
جیسے پہلا دوسرا تیسرا چوتھا چھٹا یہ پانچون عدد اس قاعدہ سی مستثنیٰ ہین اور حالت تانیث مین
یعنی جب یہ عدد صفت مونث کی واقع ہوتے ہین تو انکی الف کو یے معروف سی بدل دیتے ہین
جیسے پہلی دوسرے دسوین بیسوین وغیرہ ان سب اسما کی جمع اور تصغیر نہین ہوتی ہے پس اقسام
اسم جامد کے پانچ ہین تمام ہوئین اقسام اسم جامد کی اب اسم مصدر کا بیان شروع کیا جاتا ہے
جاننا چاہیے کہ دوسری قسم اسم کی اسم مصدر ہے مصدر کے معنی جگہ نکلنے کی اور اصطلاح مین
مصدر اوسے کہتے ہین کہ جس سے سب صیغہ نکلین اور وہ کسی سے نہ نکلا ہو عربی مین مصدر
کی کوئی علامت خاص مقرر نہین ہے صرف وزن مقرر ہین اور اوزان بھی غیر محصور ہین
فارسی مین مصدر کی علامت تن اور دن اور ہندی مین لفظ نا آتا ہے جیسے آمدن آنا اور رفتن
جانا اور یہ بھی یاد رکھو کہ مصدر دو قسم کا ہوتا ہے ایک لازم دوسرا متعدی لازم وہ ہے
کہ اوسکا فعل فاعل پر تمام ہوجاوے مفعول کو نہ چاہے اور بغیر مفعول کے ملائے سننے والے کو
اوس سی پورا مطلب حاصل ہوجائے دوسری کسی چیز کا انتظار نہ رہے جیسے آمدن آنا فعل آنیکا صرف
آنیوالے پر تمام ہوجاتا ہے دوسرے کی ضرورت نہین ہوتی جیسے آمد زید آیا زید فعل آنیکا زید پہ
تمام ہوا فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہین اور مفعول جسپر فعل واقع ہو متعدی وہ ہی کہ فاعل پہ
تمام نہو مفعول کو بھی چاہے جیسے زدن مارنا کہ فعل مارنے کا فاعل پر تمام نہین ہوتا اور صرف ذکر
فاعل سے مخاطب کو پورا فائدہ حاصل نہین ہوتا بلکہ مفعول کو بھی چاہتا ہے جیسے زد زید عمرو
را مارا زید نے عمرو کو فعل مارنے کا زید کے ہاتھ سے نکلکر عمرو پر واقع ہوا اور بعض مصادر فارسی

کے مشترک ہوتے ہین یعنے لازم اور متعدی دونون معنی مین آتے ہین جیسے آویختن لٹکنا لٹکانا ا
معنی مین ہے عربی مین لازمی مصدر کو متعدی بنانے کی کوئی ترکیب خاص نہین ہے صرف معنی کے
لحاظ سے لازم اور متعدی ہوتا ہے مگر فارسی مین مصدر لازمی کو متعدی بنانیکا یہ قاعدہ ہے کہ
جب مصدر کو متعدی بنایا چاہین اوسکے امر حاضر کے آخر الف نون فقط یا الف نون یے زاید کر
دن علامت مصدر لگا دین جیسے دوختن کا امر تھا دوز جب متعدی کیا تو اوسکے آخر الف نون اور
دن علامت مصدر لگا دی دوزاندن ہوا اور اگر الف اور نون اور یے زائد کردی تو دوزانیدن
ہوا اسیطرح سوختن سے سوزانیدن اور خوردن سے خورانیدن اور انگیختن سے انگیزانیدن بنا
اور ہندی مین جب مصدر لازمی کو متعدی بنانا چاہتے ہین تو اوسکے امر کے آخر واو الف زیادہ
کرکے نا علامت مصدر کی لگا دیتے ہین اور کبھی فقط الف زیادہ کرکے نا علامت مصدر کی لاتے ہین
جیسے لٹکنا مصدر لازمی سے لٹکانا اور لٹکوانا اور پکڑنا مصدر سے پکڑوانا اور اوٹھنا مصدر سے
اوٹھوانا اور باندھنا مصدر سے بندھوانا وغیرہ اور یہ بھی یاد رکھو کہ جو مصدر لازمی ہوگا اوسکے تمام
افعال لازمی ہونگے اور جو مصدر متعدی ہوگا اوسکے تمام افعال متعدی ہونگی اور جاننا چاہیے
کہ سوا ان مصدرون کے ایک حاصل مصدر ہوتا ہے کہ وہ بھی معنی مصدر کے رکھتا ہے
مگر علامت مصدر کی اوسکے آخر مین ہوتی نہین اور اوسیکو مصدر جعلی بھی کہتے ہین اور اوسکے بنانیکا
بھی کوئی قاعدہ کلیہ نہین ہے اور نہ ہر مصدر سے حاصل مصدر بنا سکتے ہین بلکہ صرف جو الفاظ
اہل زبان کے محاورہ مین حاصل مصدر پائی گئے ہین وہی استعمال کرنا جائز ہین فارسی مین حاصل مصدر
کی علامت یہ ہے کہ آخر مین شین ہوتا ہے ماقبل مکسور جیسے آویزش خورش پوشش وغیرہ
اور کبھی الف رہے جیسے گفتار رفتار کردار وغیرہ اور کبھی اسم فاعل یا اسم مفعول کے آخر
یاے مصدری لگاتے ہین اور ہے کو جو اسم فاعل اور اسم مفعول کے آخر ہوتی ہے کاف
فارسی سے بدل دیتے ہین جیسے سوختہ اسم مفعول سے سوختگی بنا اسیطرح بستگی آراستگی
وغیرہ اور جیسے آیندہ اسم فاعل سے آیندگی اور رونده سے روندگی بنا اور جیسے دانا اسم فاعل
سماعی سے دانائی مصدر ہوا علی ہذا القیاس بینا سے بینائی اور شنوا سے شنوائی ہوا
اور کبھی ماضی مطلق بھی حاصل مصدر کے معنی مین ہوتا ہے جیسے دوخت بمعنی سلائی

اور گفت بمعنی گفتار وغیرہ اور اسیطرح ہندی مین بھی حاصل مصدر ہوتا ہی جیسے ادائی چال بنٹھاک
وغیرہ مگر ہندی مین حاصل مصدر بنانیکا کوئی قاعدہ مقرر نہین ہے محاورہ پر منحصر ہے تیسری قسم
اسم کی اسم مشتق ہے اسم مشتق اوسے کہتے ہین کہ دوسرے کلمہ سے بنایا جاوے وہ بھی تین قسم کا
ہوتا ہی ایک اسم فاعل کہ کام کرنیوالیکو بتاوے جیسے آئندہ آنے والا اور روندہ جانے والا عربی مین
اسم فاعل کیواسطے وزن فاعل مقرر ہے جو لفظ اس وزن پر آوے جاننا چاہیئے کہ اسم فاعل ہے
جیسے ضارب بروزن فاعل بمعنی مارنے والا اور قاتل قتل کرنیوالا اور فعیل کا وزن بھی فاعل کے
معنی مین آتا ہے جیسے کریم کرم کرنیوالا رحیم رحم کرنیوالا اور اسی کو صفت مشبہ بھی کہتے ہین اور
کبھی یہ وزن فعیل کا مفعول کے معنی مین بھی آتا ہی جیسے قتیل قتل کیا ہوا فارسی مین اسم فاعل
دو قسم کا ہوتا ہے ایک اسم فاعل قیاسی دوسرا اسم فاعل سماعی اسم فاعل قیاسی بنانے کی
ترکیب یہ ہی کہ مضارع کے آخر سے دال دور کر کے لفظ ندہ زیادہ کردین جیسے رفتن کا مضارع تھا
رود جب اسم فاعل بنانا چاہا تو دال کو دور کر کے لفظ ندہ زیادہ کیا روندہ ہوا اسیطرح خورندہ
پوشندہ وغیرہ اور اسم فاعل سماعی وہ ہے کہ امر کو اول ایک اسم ملادین تو اوس سے معنی
اسم فاعل کے پیدا ہوتے ہین جیسے شور انگیز شور اوٹھانے والا شور اسم جامد اور انگیز امر انگیختن کا جب دونون کو
ملایا تو معنی فاعل کے پیدا ہوئے اور کبھی امر اور اسم ملکر معنی مفعول کے بھی پیدا ہوتے ہین جیسے
دست پرور ہاتھ کا پلا ہوا اور لفظ گار بھی آخر امر کے یا ماضی کے لگا دینے سے معنی اسم فاعل کے
ہوجاتے ہین جیسے آفریدگار پیدا کرنیوالا آمرزگار بخشنے والا اور کبھی اسم فاعل کیواسطے امر کے آخر الف
اور نون بھی آتا ہی جیسے افتان گرنیوالا خیزان اوٹھنے والا مگر یہ صیغہ فاعل کا اکثر بیان حالت
کے واسطے آتا ہی جیسے افتان خیزان میرفت گرتا پڑتا جاتا تھا اور اسی کو اسم حالیہ بھی کہتے ہین
اور کبھی اسم جامد کے آخر لفظ بان لگانے سے بھی معنی فاعل کے پائے جاتے ہین جیسے مہربان محبت
کرنیوالا اور شتربان اونٹ والا فیلبان ہاتھی والا اور کبھی لفظ گین لگانے سے بھی معنی فاعل کے
پیدا ہوتے ہین جیسے اندوہگین غمگین وغیرہ ان سب کا بیان بحث حروف مین آویگا اور فارسی مین
اسم فاعل کی جمع کیواسطے آخر کی ہے کو کاف فارسی سے بدل کر الف نون جمع کا زیادہ کرتے ہین
جیسے روندگان آیندگان وغیرہ اور ہندی مین اسم فاعل بنانے کے واسطے ترکیب یہ ہی کہ مصدر

کے آخر کے الف کو یای مجہول سے بدلکر لفظ والا آخر کو لگا دیوین جیسے کرنیوالا آنیوالا جانیوالا وغیرہ اور اوسکی جمع کیواسطے لفظ والا کی الف کو یای مجہول سے بدل دیتے ہین جیسے آنیوالے جانیوالے وغیرہ دوسرا اسم مفعول وہ وہ اسم ہی کہ اوس ذات پر بولا جاوی جسپر فعل واقع ہوا عربی مین اوسکو واسطے وزن مفعول کا مقرر ہی جیسے مضروب مارا ہوا مقتول قتل کیا ہوا اور فارسی مین اسطرح بناتی ہین کہ ماضی مطلق کے آخر ایک ہی زائد کرتے ہین جیسے آویختہ لٹکا یا ہوا گریختہ بھاگا ہوا اور اوسکی جمع کیواسطے آخر کی ہے کو کاف فارسی سی بدلکر الف نون جمع کا زیادہ کرتے ہین جیسے گریختگان آویختگان وغیرہ اور ہندی مین اسم مفعول بنانے کیواسطے ماضی مطلق کے آخر لفظ ہوا لگاتے ہین جیسے پالا ہوا لکھا ہوا بھاگا ہوا وغیرہ اور جمع کیواسطے حرف آخر کے دونون الفون کو یای مجہول سے بدل دیتے ہین جیسے پالی ہوئے لکھی ہوئے بھاگی ہوئے اور یاد رکھو کہ مصدر لازمی کا مفعول نہین بنایا جاتا ہے جس طرح مجہول نہین ہوتا ہی اوسیطرح مفعول بھی نہین ہوتا ہے تیسرا اسم تفضیل وہ ہی کہ فاعل کے فعل کی زیادتی کو ظاہر کرتا ہی عربی مین اوسکو واسطے وزن افعل کا مقرر ہے جیسی افضل بزرگ زیادہ احقر بہت حقیر اسود بہت کالا اور فارسی مین اسم فاعل کے بعد یا اور کسی دوسرے اسم کے بعد جسمین معنی صفت کے پائے جاتی ہین لفظ تر لگانی سے اسم تفضیل ہوجاتا ہی جیسے روندہ تر خوبتر بہتر وغیرہ اور ہندی مین اسم فاعل کی اول لفظ زیادہ یا لفظ بہت لگانی سے اسم تفضیل ہوجاتا ہے جیسے زیادہ چلنے والا بہت مارنے والا وغیرہ تمام ہوئین قسمین اسم مشتق کی

اب بیان فعل کا شروع کیا جاتا ہی

جاننا چاہیے کہ سب افعال فارسی اور ہندی مین مصدر سی بنتے ہین بیان مصدر کا تقسیم اسما مین ہوچکا ہی یہان بنانا فعلون کا مذکور ہوتا ہی یاد رکھو کہ فعل کی چھہ قسمین ہین ماضی ۱ مضارع ۲ حال ۳ مستقبل ۴ امر ۵ نہی ۶ چونکہ فعل مین زمانہ کا ہونا ضروری ہے اسواسطے تقسیم افعال کی باعتبار زمانہ کے کی گئی ہے اور زمانہ تین ہین ایک گذرا ہوا دوسرا موجود تیسرا آگے آنیوالا گذری ہوئے زمانہ کو ماضی کہتے ہین اگر فعل مین زمانہ گذشتہ بلا قید نزدیک و دور کی ہو تو اوسے ماضی مطلق کہتی ہین اگر کوئی قید ہو تو ماضی قریب وغیرہ پس ماضی کی بھی چھہ قسمین ہین ماضی مطلق ۱ ماضی قریب ۲ ماضی بعید ۳

ماضی ناتمام ماضی احتمالی ماضی تمنائی اب بنانا ہرایک کا بیان کیا جاتا ہی فارسی مین ماضی مطلق بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ مصدر کے آخر سے نون دور کردیا جاوے جیسے رفتن سے رفت اور آمدن سے آمد اور ہندی مین مصدر کے آخر سے لفظ نا کو دور کردو اگر بعد دور کرنی نا کے واو یا الف باقی رہے تو لفظ یا زیادہ کرو جیسے دھونا مصدر سے دھویا ماضی مطلق بنا اور کھانا مصدر سے کھایا ماضی مطلق بنا اور اگر واو یا الف باقی نرہے بلکہ کوئی اور حرف ہو تو فقط الف زیادہ کرو جیسے پالنا مصدر سے پالا ماضی مطلق اور سننا مصدر سے سنا ماضی مطلق بنا یہی قاعدہ کلیہ ہی مگر جانا مصدر سے گیا ماضی مطلق اور ہونا مصدر سے ہوا ماضی مطلق خلاف قاعدہ ہی اسے شاذ و نادر کہتی ہین اسکا اعتبار نہین سب ماضی مطلق سے اور سب افعال بنتے ہین فارسی مین ماضی مطلق کے آخر ہی اور لفظ است لگانی سے ماضی قریب ہوجاتا ہے جیسے رفت سی رفتہ است اور خورد سے خوردہ است اور کبھی است کو نہین لاتے ہین کہتے ہین رفتست خوردست اور ہندی مین لفظ ہے بفتح ہا ماضی مطلق کے بعد زیادہ کرنی سے ماضی قریب ہوجاتا ہے جیسے دھویا ماضی مطلق سے دھویا ہے ماضی قریب بنا فارسی مین لفظ است اور ہندی مین لفظ ہی علامت ماضی قریب کی ہے ماضی قریب اوسی کہتے ہین جسمین زمانہ گذرا ہوا نزدیک ہو اسیطرح ماضی بعید بنانے کیواسطے فارسی مین ماضی مطلق کے آخر ہی اور لفظ بود زیادہ کرتے ہین جیسے رفتہ بود خوردہ بود اور ہندی مین ماضی مطلق کے بعد لفظ تھا لگانی سے ماضی بعید بنجاتا ہی جیسے کھایا تھا دھویا تھا فارسی مین لفظ بود اور ہندی مین لفظ تھا علامت ماضی بعید کی ہے ماضی بعید اوسی کہتے ہین جسمین زمانہ گذرا ہوا دور ہو ماضی ناتمام اوسے کہتے ہین جسمین فعل کی ہمیشگی زمانہ گذرے ہوی مین بیان کیجاوے اور اوسی کو ماضی استمراری بھی کہتے ہین استمرار کے معنی ہمیشہ کے ہین اوسکو بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ فارسی مین ماضی مطلق کے اول لفظ می یا لفظ ہمی لگادو جیسے میرفت میخورد ہمی رفت ہمی خورد اور ہندی مین ماضی مطلق کی آخر سی الف یا لفظ یا جو زیادہ کیا تھا اوسے دور کرکے لفظ تا تھا لگادو جیسے دھوتا تھا کھاتا تھا لکھتا تھا پڑھتا تھا وغیرہ فارسی مین ماضی ناتمام کی علامت می اور ہمی اور ہندی مین لفظ تا تھا ہی ماضی احتمالی اوسی کہتی ہین جسمین فعل کا شک بیان کیا جاوی اسکی بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ فارسی مین ماضی مطلق کے آخر ہی لگا کر لفظ باشد زیادہ کرین جیسے رفتہ باشد خوردہ باشد اور ہندی مین ماضی مطلق کے آخر لفظ ہوگا بڑھادین جیسے کھایا ہوگا

دھویا ہوگا لکھا ہوگا اور کبھی ماضی کو ماضی شکیہ بھی کہتے ہین ماضی تمنائی اوسی کو کہتے ہین جسمین فعل کی آرزو کا بیان ہو تمنا کے
معنی آرزو کے ہین اوسکے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ فارسی مین ماضی مطلق کے آخر یای مجہول زیادہ کردیں جیسے
رفتی خوردی کردی وغیرہ اور ہندی مین ماضی استمراری کے آخر سے لفظ تھا دور کردو تو ماضی تمنی
ہوجاتا ہے جیسے آتا سوتا لکھتا پڑھتا فارسی مین ماضی تمنائی کی علامت یاے مجہول اور ہندی
مین لفظ تا ہے تمام ہوئین اقسام ماضی کی فعل مستقبل اوسے کہتے ہین جسمین زمانہ آئندہ یعنی
آگے آنیوالا پایا جاوے اوسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ماضی مطلق کے اول لفظ خواہد زیادہ
کردو جیسے خواہد رفت خواہد خورد اور ہندی مین ماضی مطلق کے آخر کا الف یاے مجہول سے
بدلکر لفظ گا بگاف فارسی لگا دو جیسے کھائیگا لکھیگا پڑھیگا وغیرہ فارسی مین مستقبل کی علامت
لفظ خواہد اور ہندی مین لفظ گا ہے مضارع اوسے کہتے ہین جسمین زمانہ موجودہ اور آئندہ دونون
پائے جاوین مضارع کے معنی شریک کے ہین وہ بھی ماضی مطلق سے بنتا ہے فارسی مین مضارع
بنانے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہین مگر علامت مضارع کی یہ ہے کہ آخر اوسکے دال ساکن اور ماقبل
مفتوح ہوتی ہے اگرچہ اکثر ماضی مطلق کے آخر بھی دال آتی ہے مگر ماقبل اوسکا مفتوح کم ہوتا ہے
مثال مضارع کی خورد پوشد وغیرہ اور ہندی مین مضارع بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ ماضی مطلق کے
آخر کا الف یای مجہول سے بدل دو بشرطیکہ ماقبل اوسکے یے نہو جیسے بیٹھا ماضی مطلق سے
بیٹھے مضارع بنا اسیطرح اوٹھے جاگے وغیرہ اور اگر ماقبل اوسکے یے ہو تو اوسکو واو سے بدل دو
یا ہمزہ سے جیسے کھایا ماضی مطلق سے کھاوے مضارع بنا اور کھائی ہمزہ کے ساتھ بھی بولنا درست
ہی اسیطرح آیا سے آوے اور لایا سے لاوے حال وہ فعل ہے کہ خاص زمانہ موجود پر بولا جاوے
فارسی مین حال بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ مضارع کے اول مین لفظ می یا لفظ ہمی زیادہ کردو جیسے
کند سے میکند اور خورد سے میخورد اور آید سے می آید اور ہندی مین حال بنانے کی ترکیب یہ ہے
کہ ماضی مطلق کے آخر کا الف یا لفظ یا دور کرکے لفظ تا ہی لگا دو جیسے آیا سے آتا ہی اور کھایا سے کھاتا ہی
فارسی مین مضارع کے اول لفظ می اور ہندی مین آخر کلمہ کے لفظ تا ہی علامت حال کی ہی امر وہ فعل
ہی کہ جسمین کام کا حکم پایا جاوے فارسی مین امر بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ مضارع کے آخر کا حرف دور کردو
جیسے خورد سے خور اور کوشد سے کوش اور پوشد سے پوش بنا اور ہندی مین بھی علامت مضارع دور

کرنی سے امر بنجاتا ہی جیسے کھاوے مضارع سے کھا امر بنا اور جاننا چاہیے کہ فارسی مین امر کے
اول اکثر بای موحدہ زائد لاتے ہین قاعدہ اوسکا یہ ہی کہ اگر پہلا حرف مضموم ہو تو اوس بے کو
بھی مضموم پڑھتے ہین جیسے خور بخور نوش بنوش اور اگر پہلا حرف مضموم نہو مفتوح یا مکسور ہو تو
دونون صورتون مین اوس بے کو مکسور پڑھو جیسے رو برو ریز بریز اور اسیطرح فارسی مین
ماضی مطلق کے اول بھی بے زائد لاتے ہین اوسکا بھی یہی قاعدہ ہی جیسے گفت بگفت ریخت
بریخت رفت برفت نہی وہ فعل ہے کہ جسمین کام کرنے کا حکم ہو فارسی مین نہی بنانے کی ترکیب
یہ ہی کہ امر کے اول مین میم لگا دو جیسے خور سے مخور اور رو سے مرو اور ہندی مین امر کے اول
لفظ مت یا نون فقط لگا دو جیسے کر سے مت کر اور کھا سے مت کھا یا نکر اور نہ کھا بنا تمام ہوئی
ترکیب بنانی افعال کی اب جاننا چاہیے کہ ہر ایک فعل کے باعتبار فاعل کے چھہ صیغہ ہوتے ہین
یعنی فاعل اوس فعل کا یا نظر سے غائب ہوگا اوسے غائب کہتے ہین یا نظر کے روبرو ہوگا
اوسی حاضر بولینگے یا خود بات کرنیوالا ہوگا اوسے متکلم کہتے ہین پس اگر ایک شخص ہی تو واحد غائب
کا صیغہ ہوگا یا واحد حاضر کا یا واحد متکلم کا اور اگر بہت سے شخص فاعل ہین تو جمع غائب کا صیغہ
ہوگا یا جمع حاضر کا یا جمع متکلم کا چونکہ فارسی مین مذکر اور مونث یکسان ہے دونون کے واسطے
ایک ہی صیغہ بولا جاتا ہی اسواسطے فارسی مین صرف چھہ صیغہ مقرر ہوئے پہلا صیغہ واحد غائب
کا علامت واحد غائب کی لفظ مین ظاہر نہین ہوتی صرف صیغہ کا علامتون سے خالی ہونا ہی
علامت واحد غائب کی ہے دوسرا صیغہ جمع غائب کا علامت جمع غائب کی ند ہی تیسرا صیغہ واحد حاضر
کا علامت واحد حاضر کی یاے معروف ہی چوتھا صیغہ جمع حاضر کا علامت جمع حاضر کی ید ہی پانچوان
صیغہ واحد متکلم کا علامت واحد متکلم کی میم ہے چھٹا صیغہ جمع متکلم کا علامت جمع متکلم کی یم ہے اور
اسکو متکلم مع الغیر بھی کہتے ہین اور ہندی مین مذکر اور مونث کا صیغہ یکسان نہین ہوتا بلکہ جدا
جدا ہوتا ہی اسواسطے ہندی مین بارہ صیغہ مقرر ہوئی پہلا صیغہ واحد مذکر غائب کا علامت اوسکی
ماضی مین الف آخر کلمہ کا ہے دوسرا صیغہ واحد مونث غائب کا علامت اوسکی یاے معروف
ہی تیسرا صیغہ جمع مذکر غائب کا علامت اوسکی یاے مجہول ہے چوتھا صیغہ جمع مونث غائب
کا علامت اوسکی ہے اور نون پانچوان صیغہ واحد مذکر حاضر کا علامت اوسکی الف اور لفظ تو چھٹا

صیغہ واحد مؤنث حاضر کا علامت اوسکی یاے معروف اور لفظ تو ساتوان صیغہ جمع مذکر
حاضر کا علامت اوسکی یاے مجہول اور لفظ تم آٹھوان صیغہ جمع مؤنث حاضر کا علامت
اوسکی یے اور نون اور لفظ تم نوان صیغہ واحد مذکر متکلم کا علامت اوسکی الف اور لفظ مین
دسوان صیغہ واحد مؤنث متکلم کا علامت اوسکی یاے معروف اور لفظ مین گیارھوان
صیغہ جمع مذکر متکلم کا علامت اوسکی یاے مجہول اور لفظ ہم بارھوان صیغہ جمع مؤنث متکلم
کا علامت اوسکی یے نون اور لفظ ہم اب گردانین افعال کی بیان کیجاتی ہین جاننا چاہیے
کہ ہر ایک فعل اگر اوسکا فاعل معلوم ہو اور مذکور ہو تو اوسکو معروف کہتے ہین اور اگر فاعل
معلوم نہو تو مجہول فارسی مین چہ فسون ماضی اور فعل مستقبل مین مجہول کیواسطے لفظ شد
آخر صیغہ معروف کے زیادہ کرتے ہین اور حال اور مضارع مین لفظ شود اور امر اور نہی مین لفظ
شو جیسا مجہول بنانے کی ہے اور ہندی مین ماضی مطلق اور ماضی قریب اور ماضی بعید
اور ماضی احتمالی مین مجہول کے واسطے لفظ گیا بعد صیغہ معروف کو لگاتے ہین اور ماضی استمراری
اور ماضی تمنائی مین لفظ جاتا اور مضارع مین لفظ جاوے اور حال مین لفظ جاتا ہے اور مستقبل
مین لفظ جاویگا اور امر اور نہی مین لفظ جا زیادہ کرتے ہین اور ان افعال مین اگر فعل کا
اقرار ہو تو مثبت اور اثبات بولین گے اور اگر فعل کا انکار ہو تو منفی اور نفی کہین گے
اور نفی کے واسطے فارسی مین مثبت کے اوپر ایک نون مفتوح زیادہ کر دیتے ہین اور
ہندی مین کبھی نون بڑھایا جاتا ہے سواے امر اور نہی کے کیونکہ امر کی گردان نفی کی نہین
آتی اور علی ہذا القیاس نہی مین اثبات کی گردان نہین آتی ہے اور فارسی مین ماضی تمنائی
کی گردان مین صرف تین صیغہ ہوتے ہین واحد غائب کا جمع غائب کا واحد متکلم کا اور واحد حاضر
اور جمع حاضر اور جمع متکلم کا صیغہ نہین آتا کسواسطے کہ ماضی تمنائی کی علامت یاے مجہول ہے
اور ان تینون صیغون کی علامت مین بھی یاے مجہول ہے پس دو یاے مجہولون کا ایک جگہ
جمع ہونا ثقیل ہے اسواسطے یہ تین صیغہ نہین آتی پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ
مصادر فعلون کی گردانین چار چار ہوتی ہین اثبات معروف نفی معروف اثبات مجہول
نفی مجہول گردانین فعلون کی ان چہ دورون سے دریافت کرو

جدول گردانهای افعال فارسی

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اثبات ماضی مطلق معروف	آورد	آوردند	آوردی	آوردید	آوردم	آوردیم
نفی ماضی مطلق معروف	نیاورد	نیاوردند	نیاوردی	نیاوردید	نیاوردم	نیاوردیم
اثبات ماضی مطلق مجهول	آورده شد	آورده شدند	آورده شدی	آورده شدید	آورده شدم	آورده شدیم
نفی ماضی مطلق مجهول	نیاورده شد	نیاورده شدند	نیاورده شدی	نیاورده شدید	نیاورده شدم	نیاورده شدیم
اثبات ماضی قریب معروف	آورده است	آورده اند	آوردهٔ	آورده اید	آورده ام	آورده ایم
نفی ماضی قریب معروف	نیاورده است	نیاورده اند	نیاوردهٔ	نیاورده اید	نیاورده ام	نیاورده ایم
اثبات ماضی قریب مجهول	آورده شده است	آورده شده اند	آورده شدهٔ	آورده شده اید	آورده شده ام	آورده شده ایم
نفی ماضی قریب مجهول	نیاورده شده است	نیاورده شده اند	نیاورده شدهٔ	نیاورده شده اید	نیاورده شده ام	نیاورده شده ایم
اثبات ماضی بعید معروف	آورده بود	آورده بودند	آورده بودی	آورده بودید	آورده بودم	آورده بودیم
نفی ماضی بعید معروف	نیاورده بود	نیاورده بودند	نیاورده بودی	نیاورده بودید	نیاورده بودم	نیاورده بودیم
اثبات ماضی بعید مجهول	آورده شده بود	آورده شده بودند	آورده شده بودی	آورده شده بودید	آورده شده بودم	آورده شده بودیم
نفی ماضی بعید مجهول	نیاورده شده بود	نیاورده شده بودند	نیاورده شده بود	نیاورده شده بودید	نیاورده شده بودم	نیاورده شده بودیم
اثبات ماضی استمراری معروف	می آورد	می آوردند	می آوردی	می آوردید	می آوردم	می آوردیم
نفی ماضی استمراری معروف	نمی آورد	نمی آوردند	نمی آوردی	نمی آوردید	نمی آوردم	نمی آوردیم

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اثبات ماضی استمراری مجهول	آورده می‌شد	آورده می‌شدند	آورده می‌شدی	آورده می‌شدید	آورده می‌شدم	آورده می‌شدیم
نفی ماضی استمراری مجهول	آورده نمی‌شد	آورده نمی‌شدند	آورده نمی‌شدی	آورده نمی‌شدید	آورده نمی‌شدم	آورده نمی‌شدیم
اثبات ماضی احتمالی معروف	آورده باشد	آورده باشند	آورده باشی	آورده باشید	آورده باشم	آورده باشیم
نفی ماضی احتمالی معروف	نیاورده باشد	نیاورده باشند	نیاورده باشی	نیاورده باشید	نیاورده باشم	نیاورده باشیم
اثبات ماضی احتمالی مجهول	آورده شده باشد	آورده شده باشند	آورده شده باشی	آورده شده باشید	آورده شده باشم	آورده شده باشیم
نفی ماضی احتمالی مجهول	نیاورده شده باشد	نیاورده شده باشند	نیاورده شده باشی	نیاورده شده باشید	نیاورده شده باشم	نیاورده شده باشیم
اثبات ماضی تمنائی معروف	آوردی	آوردندی			آوردمی	
نفی ماضی تمنائی معروف	نیاوردی	نیاوردندی			نیاوردمی	
اثبات ماضی تمنائی مجهول	آورده شدی	آورده شدندی			آورده شدمی	
نفی ماضی تمنائی مجهول	نیاورده شدی	نیاورده شدندی			نیاورده شدمی	
اثبات مستقبل معروف	خواهد آورد	خواهند آورد	خواهی آورد	خواهید آورد	خواهم آورد	خواهیم آورد
نفی مستقبل معروف	نخواهد آورد	نخواهند آورد	نخواهی آورد	نخواهید آورد	نخواهم آورد	نخواهیم آورد
اثبات مستقبل مجهول	آورده خواهد شد	آورده خواهند شد	آورده خواهی شد	آورده خواهید شد	آورده خواهم شد	آورده خواهیم شد
نفی مستقبل مجهول	آورده نخواهد شد	آورده نخواهند شد	آورده نخواهی شد	آورده نخواهید شد	آورده نخواهم شد	آورده نخواهیم شد
اثبات فعل مضارع معروف	بیارد	بیارند	بیاری	بیارید	بیارم	بیاریم

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
نفی مضارع معروف	نیارد	نیارند	نیاری	نیارید	نیارم	نیاریم
اثبات مضارع مجہول	آوردہ شود	آوردہ شوند	آوردہ شوی	آوردہ شوید	آوردہ شوم	آوردہ شویم
نفی مضارع مجہول	نیاوردہ شود	نیاوردہ شوند	نیاوردہ شوی	نیاوردہ شوید	نیاوردہ شوم	نیاوردہ شویم
اثبات حال معروف	مے آرد	مے آرند	مے آری	مے آرید	مے آرم	مے آریم
نفی حال معروف	نمے آرد	نمے آرند	نمے آری	نمے آرید	نمے آرم	نمے آریم
اثبات حال مجہول	آوردہ می شود	آوردہ می شوند	آوردہ می شوی	آوردہ می شوید	آوردہ می شوم	آوردہ می شویم
نفی حال مجہول	نمی آوردہ شود	نمی آوردہ شوند	نمی آوردہ شوی	نمی آوردہ شوید	نمی آوردہ شوم	نمی آوردہ شویم

چونکہ امر اور نہی گردانون مین اصل دو ہی صیغہ ہوتے ہین واحد حاضر کا اور جمع حاضر کا اور باقی چار صیغہ بنائی ہوئے ہین مطابق گردان مضارع کے اور کم استعمال کیے جاتے ہین اسواسطے اس جدول مین حاضر کے صیغون کو مقدم کیا ہے +

نام گردان	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب	واحد متکلم	جمع متکلم
امر معروف	بیار	بیارید	باید کہ بیارد	باید کہ بیارند	باید کہ بیارم	باید کہ بیاریم
امر مجہول	آوردہ شو	آوردہ شوید	باید کہ آوردہ شود	باید کہ آوردہ شوند	باید کہ آوردہ شوم	باید کہ آوردہ شویم
نہی معروف	میار	میارید	باید کہ نیارد	باید کہ نیارند	باید کہ نیارم	باید کہ نیاریم
نہی مجہول	آوردہ مشو	آوردہ مشوید	باید کہ نیاوردہ شود	باید کہ نیاوردہ شوند	باید کہ نیاوردہ شوم	باید کہ نیاوردہ شویم

تمام ہوئین گردانین افعال فارسی کی اب گردانین افعال ہندی کی بیان کیجاتی ہین چونکہ فارسی کے افعال کی گردانون مین صرف چھہ صیغہ تھے بسبب یکسان ہونے مذکر اور مونث کے اور ہندی فعلون کی گردانون مین بارہ صیغہ ہوتے ہین بسبب جدا ہونے مذکر اور مونث کے اسواسطے گردانین افعال ہندی کی گردانون افعال فارسی سے علیحدہ بیان کی گئین +

جدول گردانہاے افعال ہندی

نام گردان	واحد مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مذکر غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد مذکر متکلم	واحد مؤنث متکلم	جمع مذکر متکلم	جمع مؤنث متکلم
اثبات ماضی مطلق معروف	لایا	لائی	لائے	لائین	لایا تو	لائی تو	لائے تم	لائین تم	لایا مین	لائی مین	لائے ہم	لائین ہم
نفی ماضی مطلق معروف	نہین لایا	نہین لائی	نہین لائے	نہین لائین	نہین لایا تو	نہین لائی تو	نہین لائے تم	نہین لائین تم	نہین لایا مین	نہین لائی مین	نہین لائے ہم	نہین لائین ہم
اثبات ماضی مطلق مجہول	لایا گیا	لائی گئی	لائے گئے	لائی گئین	لایا گیا تو	لائی گئی تو	لائے گئے تم	لائی گئین تم	لایا گیا مین	لائی گئی مین	لائے گئے ہم	لائی گئین ہم
نفی ماضی مطلق مجہول	نہین لایا گیا	نہین لائی گئی	نہین لائے گئے	نہین لائی گئین	نہین لایا گیا تو	نہین لائی گئی تو	نہین لائے گئے تم	نہین لائی گئین تم	نہین لایا گیا مین	نہین لائی گئی مین	نہین لائے گئے ہم	نہین لائی گئین ہم
اثبات ماضی قریب معروف	لایا ہے	لائی ہے	لائے ہین	لائی ہین	لایا ہے تو	لائی ہے تو	لائے ہو تم	لائی ہو تم	لایا ہون مین	لائی ہون مین	لائے ہین ہم	لائی ہین ہم
نفی ماضی قریب معروف	نہین لایا ہے	نہین لائی ہے	نہین لائے ہین	نہین لائی ہین	نہین لایا ہے تو	نہین لائی ہے تو	نہین لائے ہو تم	نہین لائی ہو تم	نہین لایا ہون مین	نہین لائی ہون مین	نہین لائے ہین ہم	نہین لائی ہین ہم
اثبات ماضی قریب مجہول	لایا گیا ہے	لائی گئی ہے	لائے گئے ہین	لائی گئی ہین	لایا گیا ہے تو	لائی گئی ہے تو	لائے گئے ہو تم	لائی گئی ہو تم	لایا گیا ہون مین	لائی گئی ہون مین	لائے گئے ہین ہم	لائی گئی ہین ہم

نام گردان	واحد مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مذکر غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد مذکر متکلم	واحد مؤنث متکلم	جمع مذکر متکلم	جمع مؤنث متکلم
نفی ماضی قریب مجہول	نہیں لایا گیا ہے	نہیں لائی گئی ہے	نہیں لائے گئے ہیں	نہیں لائی گئی ہیں	نہیں لایا گیا ہے تو	نہیں لائی گئی ہے تو	نہیں لائے گئے ہو تم	نہیں لائی گئی ہو تم	نہیں لایا گیا ہوں میں	نہیں لائی گئی ہوں میں	نہیں لائے گئے ہیں ہم	نہیں لائی گئی ہیں ہم
اثبات ماضی بعید معروف	لایا تھا	لائی تھی	لائے تھے	لائی تھیں	لایا تھا تو	لائی تھی تو	لائے تھے تم	لائی تھیں تم	لایا تھا میں	لائی تھی میں	لائے تھے ہم	لائی تھیں ہم
نفی ماضی بعید معروف	نہیں لایا تھا	نہیں لائی تھی	نہیں لائے تھے	نہیں لائی تھیں	نہیں لایا تھا تو	نہیں لائی تھی تو	نہیں لائے تھے تم	نہیں لائی تھیں تم	نہیں لایا تھا میں	نہیں لائی تھی میں	نہیں لائے تھے ہم	نہیں لائی تھیں ہم
اثبات ماضی بعید مجہول	لایا گیا تھا	لائی گئی تھی	لائے گئے تھے	لائی گئی تھیں	لایا گیا تھا تو	لائی گئی تھی تو	لائے گئے تھے تم	لائی گئی تھیں تم	لایا گیا تھا میں	لائی گئی تھی میں	لائے گئے تھے ہم	لائی گئی تھیں ہم
نفی ماضی بعید مجہول	نہیں لایا گیا تھا	نہیں لائی گئی تھی	نہیں لائے گئے تھے	نہیں لائی گئی تھیں	نہیں لایا گیا تھا تو	نہیں لائی گئی تھی تو	نہیں لائے گئے تھے تم	نہیں لائی گئی تھیں تم	نہیں لایا گیا تھا میں	نہیں لائی گئی تھی میں	نہیں لائے گئے تھے ہم	نہیں لائی گئی تھیں ہم
اثبات ماضی استمراری معروف	لاتا تھا	لاتی تھی	لاتے تھے	لاتی تھیں	لاتا تھا تو	لاتی تھی تو	لاتے تھے تم	لاتی تھیں تم	لاتا تھا میں	لاتی تھی میں	لاتے تھے ہم	لاتی تھیں ہم
نفی ماضی استمراری معروف	نہیں لاتا تھا	نہیں لاتی تھی	نہیں لاتے تھے	نہیں لاتی تھیں	نہیں لاتا تھا تو	نہیں لاتی تھی تو	نہیں لاتے تھے تم	نہیں لاتی تھیں تم	نہیں لاتا تھا میں	نہیں لاتی تھی میں	نہیں لاتے تھے ہم	نہیں لاتی تھیں ہم

کلید مستقیم

نام گردان	واحد مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مذکر غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد مذکر متکلم	واحد مؤنث متکلم	جمع مذکر متکلم	جمع مؤنث متکلم
اثبات ماضی استمراری مجہول	لایا جاتا تھا	لائی جاتی تھی	لائے جاتے تھے	لائی جاتی تھیں	لایا جاتا تھا تو	لائی جاتی تھی تو	لائے جاتے تھے تم	لائی جاتی تھیں تم	لایا جاتا تھا میں	لائی جاتی تھی میں	لائے جاتے تھے ہم	لائی جاتی تھیں ہم
نفی ماضی استمراری مجہول	نہیں لایا جاتا تھا	نہیں لائی جاتی تھی	نہیں لائے جاتے تھے	نہیں لائی جاتی تھیں	نہیں لایا جاتا تھا تو	نہیں لائی جاتی تھی تو	نہیں لائے جاتے تھے تم	نہیں لائی جاتی تھیں تم	نہیں لایا جاتا تھا میں	نہیں لائی جاتی تھی میں	نہیں لائے جاتے تھے ہم	نہیں لائی جاتی تھیں ہم
اثبات ماضی احتمالی معروف	لایا ہوگا	لائی ہوگی	لائے ہونگے	لائی ہونگی	لایا ہوگا تو	لائی ہوگی تو	لائے ہوگے تم	لائی ہوگی تم	لایا ہونگا میں	لائی ہونگی میں	لائے ہونگے ہم	لائی ہونگی ہم
نفی ماضی احتمالی معروف	نہیں لایا ہوگا	نہیں لائی ہوگی	نہیں لائے ہونگے	نہیں لائی ہونگی	نہیں لایا ہوگا تو	نہیں لائی ہوگی تو	نہیں لائے ہوگے تم	نہیں لائی ہوگی تم	نہیں لایا ہونگا میں	نہیں لائی ہونگی میں	نہیں لائے ہونگے ہم	نہیں لائی ہونگی ہم
اثبات ماضی احتمالی مجہول	لایا گیا ہوگا	لائی گئی ہوگی	لائے گئے ہونگے	لائی گئی ہونگی	لایا گیا ہوگا تو	لائی گئی ہوگی تو	لائے گئے ہوگے تم	لائی گئی ہوگی تم	لایا گیا ہونگا میں	لائی گئی ہونگی میں	لائے گئے ہونگے ہم	لائی گئی ہونگی ہم
نفی ماضی احتمالی مجہول	نہ لایا گیا ہوگا	نہ لائی گئی ہوگی	نہ لائے گئے ہونگے	نہ لائی گئی ہونگی	نہ لایا گیا ہوگا تو	نہ لائی گئی ہوگی تو	نہ لائے گئے ہوگے تم	نہ لائی گئی ہوگی تم	نہ لایا گیا ہونگا میں	نہ لائی گئی ہونگی میں	نہ لائے گئے ہونگے ہم	نہ لائی گئی ہونگی ہم
اثبات ماضی تمنائی معروف	لاتا	لاتی	لاتے	لاتیں	لاتا تو	لاتی تو	لاتے تم	لاتیں تم	لاتا میں	لاتی میں	لاتے ہم	لاتیں ہم

نام گردان	واحد مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مذکر غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد مذکر متکلم	واحد مؤنث متکلم	جمع مذکر متکلم	جمع مؤنث متکلم
نفی ماضی تمنائی معروف	نہ لاتا	نہ لاتی	نہ لاتے	نہ لاتین	نہ لاتا تو	نہ لاتی تو	نہ لاتے تم	نہ لاتین تم	نہ لاتا مین	نہ لاتی مین	نہ لاتے ہم	نہ لاتین ہم
اثبات ماضی تمنائی مجہول	لایا جاتا	لائی جاتی	لائے جاتے	لائی جاتین	لایا جاتا تو	لائی جاتی تو	لائے جاتے تم	لائی جاتین تم	لایا جاتا مین	لائی جاتی مین	لائے جاتے تم	لائی جاتین ہم
نفی ماضی تمنائی مجہول	نہ لایا جاتا	نہ لائی جاتی	نہ لائے جاتے	نہ لائی جاتین	نہ لایا جاتا تو	نہ لائی جاتی تو	نہ لائے جاتے تم	نہ لائی جاتین تم	نہ لایا جاتا مین	نہ لائی جاتی مین	نہ لائے جاتے تم	نہ لائی جاتین ہم
اثبات مستقبل معروف	لاویگا	لاویگی	لاینگے	لاینگی	لاویگا تو	لاویگی تو	لاوگے تم	لاوگی تم	لاونگا مین	لاونگی مین	لاینگے ہم	لاینگی ہم
نفی مستقبل معروف	نہین لاویگا	نہین لاویگی	نہین لاینگے	نہین لاینگی	نہین لاویگا تو	نہین لاویگی تو	نہین لاوگے تم	نہین لاوگی تم	نہین لاونگا مین	نہین لاونگی مین	نہین لاینگے ہم	نہین لاینگی ہم
اثبات مستقبل مجہول	لایا جاویگا	لائی جاویگی	لائے جاوینگے	لائی جاوینگی	لایا جاویگا تو	لائی جاویگی تو	لائے جاوگے تم	لائی جاوگی تم	لایا جاونگا مین	لائی جاونگی مین	لائے جاوینگے ہم	لائی جاوینگی ہم
نفی مستقبل مجہول	نہ لایا جاویگا	نہ لائی جاویگی	نہ لائے جاوینگے	نہ لائی جاوینگی	نہ لایا جاویگا تو	نہ لائی جاویگی تو	نہ لائے جاوگے تم	نہ لائی جاوگی تم	نہ لایا جاونگا مین	نہ لائی جاونگی مین	نہ لائے جاوینگے ہم	نہ لائی جاوینگی ہم

نام گردان	واحد مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مذکر غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد مذکر متکلم	واحد مؤنث متکلم	جمع مذکر متکلم	جمع مؤنث متکلم
اثبات مضارع معروف	لاوے	لاوے	لاویں	لاویں	لاوے تو	لاوے تو	لاؤ تم	لاؤ تم	لاوں میں	لاوں میں	لاویں ہم	لاویں ہم
نفی مضارع معروف	نہ لاوے	نہ لاوے	نہ لاویں	نہ لاویں	نہ لاوے تو	نہ لاوے تو	نہ لاؤ تم	نہ لاؤ تم	نہ لاوں میں	نہ لاوں میں	نہ لاویں ہم	نہ لاویں ہم
اثبات مضارع مجہول	لایا جاوے	لائی جاوے	لائے جاویں	لائی جاویں	لایا جاوے تو	لائی جاوے تو	لائے جاؤ تم	لائی جاؤ تم	لایا جاؤں میں	لائی جاؤں میں	لائے جاویں ہم	لائی جاویں ہم
نفی مضارع مجہول	نہ لایا جاوے	نہ لائی جاوے	نہ لائے جاویں	نہ لائی جاویں	نہ لایا جاوے تو	نہ لائی جاوے تو	نہ لائے جاؤ تم	نہ لائی جاؤ تم	نہ لایا جاؤں میں	نہ لائی جاؤں میں	نہ لائے جاویں ہم	نہ لائی جاویں ہم
اثبات حال معروف	لاتا ہے	لاتی ہے	لاتے ہیں	لاتی ہیں	لاتا ہے تو	لاتی ہے تو	لاتے ہو تم	لاتی ہو تم	لاتا ہوں میں	لاتی ہوں میں	لاتے ہیں ہم	لاتی ہیں ہم
نفی حال معروف	نہیں لاتا ہے	نہیں لاتی ہے	نہیں لاتے ہیں	نہیں لاتی ہیں	نہیں لاتا ہے تو	نہیں لاتی ہے تو	نہیں لاتے ہو تم	نہیں لاتی ہو تم	نہیں لاتا ہوں میں	نہیں لاتی ہوں میں	نہیں لاتے ہیں ہم	نہیں لاتی ہیں ہم
اثبات حال مجہول	لایا جاتا ہے	لائی جاتی ہے	لائے جاتے ہیں	لائی جاتی ہیں	لایا جاتا ہے تو	لائی جاتی ہے تو	لائے جاتے ہو تم	لائی جاتی ہو تم	لایا جاتا ہوں میں	لائی جاتی ہوں میں	لائے جاتے ہیں ہم	لائی جاتی ہیں ہم

نام گردان	واحد مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مذکر غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد مذکر متکلم	واحد مؤنث متکلم	جمع مذکر متکلم	جمع مؤنث متکلم
نفی حال مجہول	نہین لایا جاتا ہے	نہین لائی جاتی ہے	نہین لائے جاتے ہین	نہین لائی جاتی ہین	نہین لایا جاتا ہے تو	نہین لائی جاتی ہے تو	نہین لائے جاتے ہو تم	نہین لائی جاتی ہو تم	نہین لایا جاتا ہون مین	نہین لائی جاتی ہون مین	نہین لائے جاتے ہین ہم	نہین لائی جاتی ہین ہم

مضارع معروف اور امر معروف اور نہی معروف مین مذکر اور مؤنث کا صیغہ یکسان ہوتا ہے اور چونکہ امر اور نہی کی گردانون مین اصل وہی صیغہ حاضر کے ہوتے ہین اسلیے حاضر کے صیغون کو مقدم کیا اور باقی کو مؤخر

نام گردان	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مذکر غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر متکلم	واحد مؤنث متکلم	جمع مذکر متکلم	جمع مؤنث متکلم
امر معروف	لا تو	لا تو	لاؤ تم	لاؤ تم	چاہیے کہ لاوے وہ	چاہیے کہ لاوے وہ	چاہیے کہ لاوین وہ	چاہیے کہ لاوین وہ	چاہیے کہ لاؤن مین	چاہیے کہ لاؤن مین	چاہیے کہ لاوین ہم	چاہیے کہ لاوین ہم
امر مجہول	لایا جا تو	لائی جا تو	لائے جاؤ تم	لائی جاؤ تم	چاہیے کہ لایا جاوے وہ	چاہیے کہ لائی جاوے وہ	چاہیے کہ لائے جاوین وہ	چاہیے کہ لائی جاوین وہ	چاہیے کہ لایا جاؤن مین	چاہیے کہ لائی جاؤن مین	چاہیے کہ لائے جاوین ہم	چاہیے کہ لائی جاوین ہم
نہی معروف	مت لا تو	مت لا تو	مت لاؤ تم	مت لاؤ تم	چاہیے کہ نہ لاوے وہ	چاہیے کہ نہ لاوے وہ	چاہیے کہ نہ لاوین وہ	چاہیے کہ نہ لاوین وہ	چاہیے کہ نہ لاؤن مین	چاہیے کہ نہ لاؤن مین	چاہیے کہ نہ لاوین ہم	چاہیے کہ نہ لاوین ہم
نہی مجہول	مت لایا جا تو	مت لائی جا تو	مت لائے جاؤ تم	مت لائی جاؤ تم	چاہیے کہ نہ لایا جاوے وہ	چاہیے کہ نہ لائی جاوے وہ	چاہیے کہ نہ لائے جاوین وہ	چاہیے کہ نہ لائی جاوین وہ	چاہیے کہ نہ لایا جاؤن مین	چاہیے کہ نہ لائی جاؤن مین	چاہیے کہ نہ لائے جاوین ہم	چاہیے کہ نہ لائی جاوین ہم

نمبر	سوالات	جوابات
۱	فعل معروف کسے کہتے ہین	جس فعل کا فاعل معلوم ہو اوسکو معروف کہتے ہین —
۲	رفت کیا صیغہ ہی	صیغہ واحد غائب ماضی مطلق معروف رفتن مصدر سے —
۳	اس صیغہ مین فاعل مذکور نہین ہی پس یہ کیونکر معروف ہوا —	واحد غائب کے صیغہ مین ضمیر واحد غائب کی لفظ او پوشیدہ ہوتی ہی اور وہ ضمیر اوسکی فاعل کیطرف پھرتی ہے پس کبھی تو فاعل اسکا عبارت مین اوسکی بعد آتا ہی اور کبھی اگر اوسکی فاعل کا ذکر اوپر ہو چکتا ہی تو وہی ضمیر او جو فاعل کیطرف پھرتی ہے اوسکا فاعل ہوتی ہے —
۴	آئے تھے ہم کیا صیغہ ہی	صیغہ جمع مذکر متکلم ماضی بعید معروف —
۵	جمع کی علامت اس صیغہ مین کیا ہے —	یائے مجہول لفظ آئے اور لفظ تھے مین علامت جمع کی ہے —
۶	اس صیغہ کا فاعل کون ہے	ضمیر جمع متکلم کی لفظ ہم جو اس صیغہ مین مذکور ہے وہی اسکا فاعل ہی اسیواسطے ایسی صیغہ کو ترکیب مین فعل با فاعل کہتے ہین —
۷	بیٹھنا مصدر سے صیغہ جمع مذکر متکلم ماضی استمراری معروف کا بناؤ —	اسکا ماضی مطلق ہوا بیٹھا جب ماضی استمراری بنانا چاہا تو آخر کا الف دور کرکے لفظ تا تھا لگایا اور جمع کیواسطے اون دونون لفظون کو یائے مجہول سے بدلکر لفظ ہم ضمیر جمع متکلم کی اوسمین لگا دے تو بیٹھتے تھے ہم صیغہ جمع مذکر متکلم اثبات ماضی استمراری معروف کا ہوا —
۸	اس ماضی کو ماضی استمراری کیون کہتے ہین —	استمرار کے معنی ہمیشہ کے ہین پس چونکہ اس ماضی مین بھی فعل کی ہمیشگی زمانہ گذشتہ مین پائی جاتی ہے اسواسطے اسکو استمراری کہتے ہین —

بیان حروف

جاننا چاہیے کہ حرف وہ ہی کہ اپنے معنی مین مستقل نہو بغیر دوسرے کلمہ کے ملائی اوسکے معنی مفید نہون وہ دو قسم کا ہوتا ہی مفرد اور مرکب مفرد وہ ہی کہ اوسکا جزو ایک ہی ہو جیسے ب ت ث وغیرہ مرکب وہ ہے کہ اوسکے کئی جزو ہون مگر جزو لفظ جزو معنی پر دلالت نکرے جیسے اور تک وغیرہ ۞

بیان حروف مفرد

یاد رکھو کہ حروف تہجی یعنی ہجے کرنے کی حروف جنکو واضع یعنی بنانے والے نے واسطے بنانے کلمات کی بنایا ہے اور اونھین کو حروف ہجا اور حروف ابجد بھی کہتے ہین وہ حرف عربی مین فقط اٹھائیس ہین اونکے یہ نام ہین الف ۱ با ۲ تا ۳ ثا ۴ جیم ۵ حا ۶ خا ۷ دال ۸ ذال ۹ را ۱۰ زا ۱۱ سین ۱۲ شین ۱۳ صاد ۱۴ ضاد ۱۵ طا ۱۶ ظا ۱۷ عین ۱۸ غین ۱۹ فا ۲۰ قاف ۲۱ کاف ۲۲ لام ۲۳ میم ۲۴ نون ۲۵ واو ۲۶ ہا ۲۷ یا ۲۸ - اور الف لی مین جو لام الف بصورت لا لکھتے ہین اوسکی کوئی اصل نہین ہے بلکہ وہ حرف مرکب ہی لام اور الف سی چنانچہ اوسکی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے اور ہمزہ کا بھی کچھ وجود نہین ہے کبھی بشکل ا لکھا جاتا ہی اور کبھی بصورت واو چنانچہ اسکی وجوہات اور تحقیقات عربی اور فارسی کی بڑی کتابون سے دریافت ہوسکتی ہین مگر متاخرین یعنی پچھلے لوگون نے ایک ٹیڑھی لکیر اس شکل کی ء مقرر کرکے اوسکو ہمزہ قرار دیا ہی اور بڑی یے جو اس صورت ے کی لکھی جاتی ہے وہ بھی اصل مین وہی یاے تحتانی ہے مگر پچھلے لوگون نی اوسکو واسطی تمیز یاے معروف اور یاے مجہول کی ایجاد کیا تھا یعنی معروف کو بصورت ی لکھتے تھی اور مجہول کو اس صورت سی ے لیکن اب اوسکی بھی کچھ پابندی نہین رہی ہے

قاعدہ حروف ابجد مین جو حرف نقطہ رکھتا ہو اوسی منقوطہ اور معجمہ کہتے ہین اور جو حرف نقطہ نرکھتا ہو اوسے مہملہ اور غیر منقوطہ بولتے ہین اور جس حرف کی اوپر ایک نقطہ ہو اوسے موحدہ فوقانی کہتے ہین جیسے ن اور جو حرف نیچے ایک نقطہ رکھتا ہو اوسی موحدہ تحتانی جیسے ب اور جو حرف اوپر دو نقطے رکھتا ہو اوسے مثناۃ فوقانی بولتے ہین جیسے ت اور جو حرف نیچے دو نقطے رکھتا ہو اوسے مثناۃ تحتانی جیسے ي اور جو حرف اوپر تین نقطے رکھتا ہو اوسے مثلثہ فوقانی جیسے ث اور جو حرف نیچے تین نقطہ رکھتا ہو اوسے مثلثہ تحتانی جیسے پ **قاعدہ** جاننا چاہیے کہ ان اٹھائیس حرفون مین سے جو اوپر مذکور ہوے آٹھ حرف زبان فارسی اور ہندی مین نہین آتے ہین خاص زبان عربی کے ہین انکو تازی کہتے جس لفظ مین ان حرفون مین سے کوئی حرف آوے جاننا چاہیے کہ وہ لفظ عربی ہے وہ آٹھ حرف یہ ہین ثا ۱ و حا ۲ و صاد ۳ و ضاد ۴ و طا ۵ و ظا ۶ و عین ۷ و قاف ۸ باقی بیس حرف مشترک ہین عربی اور فارسی دونون مین آتے ہین **قاعدہ** جسطرح آٹھ حرف جو اوپر لکھے گئے مخصوص زبان عربی کے ہین اسیطرح چار حرف خاص زبان فارسی

کے ہین عربی مین نہین آتے البتہ زبان ہندی مین آتی ہین ان حرفون کو فارسی کہتی ہین جس لفظ مین ان حرفون مین سے کوئی حرف آوے جاننا چاہیے کہ وہ لفظ فارسی کا ہے عربی کا نہین وہ چار حرف یہ ہین پ چ ژ گ پس فارسی زبان مین صرف چوبیس حرف ہین چار خاص ہین بیس مشترک قاعدہ جسطرح چار حرف خاص فارسی کے ہین اوسیطرح تین حرف مخصوص ہندی کے ہین عربی اور فارسی مین نہین آتے اون حرفون کو ہندی کہتے ہین وہ تین حرف یہ ہین ٹ ڈ ڑ پس ہندی زبان مین ستائیس حرف ہوے اور ہندی مین بعض حروف ایسے ہین کہ اونمین ایک ہی شکل کیجاتی ہے جیسے بھا کھا گھا وغیرہ گرچونکہ یہ حرف اردو کی تحریر مین مفرد نہین لکھے جاتے کوئی علیحدہ شکل انکی واسطے مقرر نہین بلکہ ایک ہی انکے واسطے ملاکر لکھتے ہین اسواسطے انکو جداگانہ حرف نہین شمار کیا گیا اگرچہ ہندی ناگری کی تحریر مین انکی شکل علیحدہ بھی مقرر ہے مگر اردو مین نہین اب یہان سے حروف مفرد کے معنی کا بیان کیا جاتا ہے جاننا چاہیے کہ حرف مفرد خواہ کلمہ کے آخر ہون خواہ اول خواہ اوسط وہ علیحدہ کلمہ کے ساتھ ملکر ایک ہی کلمہ ہوجاتے ہین علیحدہ نہین ہوتی مگر حروف مرکب بعض ایسے ہین کہ کلمہ کے ساتھ آکر ایک معلوم ہونے لگتے ہین اونکو امتزاجی کہتے ہین جیسے دانشمند اگرچہ لفظ دانش علیحدہ ہے اور مند علیحدہ مگر دونون ملکر ایک کلمہ ہوگئے دو کلمہ علیحدہ نہین معلوم ہوتے اور بعض ایسے ہین کہ وہ کلمہ کے ساتھ ملکر ایک کلمہ نہین ہوتے اونکو مرکب غیر امتزاجی بولتے ہین جیسے خردرفت لفظ خرد علیحدہ معلوم ہوتا ہے اور لفظ رفت علیحدہ پس اسواسطے حروف مرکب کی دو قسمین کی گئین امتزاجی اور غیر امتزاجی اور مفرد کی ایک ہی قسم ہے

بیان معانی حروف مفرد فارسی کا

نام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال و کیفیت
الف	اول اسم	زائد	جیسے سکندر و اسکندر وغیرہ جب اس الف کو اول کسی اسم کے زائد کرتے ہین تو حرف اول کلمہ کی حرکت الف کو دیکر اوس حرف کو ساکن کردیتے ہین جیسے سکندر کے سین کا زیر الف کو دیا تو اسکندر ہوا

نام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال وکیفیت
الف	اول بعض حروف	زائد	جیسے آبا بمعنی با وابی بمعنی بی وابر بمعنی بر جیسے ع ابربارہ جنگجوئی سوار یعنی بربارہ یہ الف نثر مین نہین آتا ہی نظم مین درست ہے
	آخر اسم	ندا	جیسے مصرع۔ خدایا جہان پادشاہی تراست + یعنی اے خدا۔
	ایضاً	ندبہ	جیسے ع دریغا کہ عہد جوانی گذشت + افسوس کہ زمانہ جوانی کا گذر گیا اور جیسے واحسرتا وافریادا۔
	آخر صیغہ امر حاضر معروف	فاعلیت	جیسے داناؔ بمعنی داننده اور بینا بمعنی بیننده وغیرہ ۔
	آخر اسم صفت	کثرت	جیسے خوشا بہت خوش۔ بدا بہت بد۔
	آخر ماضی مطلق	زائد	جیسے گفتا بمعنی گفت۔ رفتا بمعنی رفت۔
	آخر صیغہ دعا	زائد	جیسے بادا بمعنی باد۔
	درمیان مضارع ماقبل حرف آخر	دعا	جیسے کناد سے کناد اور رساناد سے رساناد۔
	آخر اسم	قسمیہ	جیسے حقا قسم حق ربا قسم رب۔
	درمیان دو کلمہ مرادف	عطف	جیسے تگاپو یعنی تک وپو دوڑ دھوپ و تکادو یعنی تک ودو یعنی دوڑ دھوپ۔
	درمیان دو کلمہ غیر مرادف	عطف	جیسے رستاخیز یعنی رست وخیز بمعنی چھپنا اور اوٹھنا مراد روز حشر
	درمیان دو کلمہ مکررہ	پیوستگی	جیسے دوشادوش بمعنی دوش بدوش و شباشب یعنی شب شب
	آخر اسم	متکلم	جیسے ملاذا و معاذا یعنی ملاذ من و معاذ من۔
باے موحدہ	اول اسم	الصاق	جیسے گفتم بزید کہا مین نے زید سے۔
	ایضاً	ابتدائیہ	جیسے مصرع۔ بنام جہاندار جان آفرین +
	ایضاً	عوض	جیسے اسپ را بصد روپیہ خریدم یعنی بعوض صد روپیہ
	ایضاً	استعانت	جیسے بقلم نوشتم یعنی بمدد قلم نوشتم۔
	ایضاً	برخ	جیسے مصرع ع بگردن فتد سرکش تند خو + گردن کے بل یعنی گردن کے بل گرے سرکش تند خو۔

[illegible]

نام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال و کیفیت
بائے موحدہ	اول اسم	سببیت	جیسے بخوف حاکم گریختہ بودم یعنی بہ سبب خوف حاکم۔
	ایضاً	معیت	جیسے زید بہ برادر خود آمدہ بود یعنی ہمراہ برادر خود۔
	ایضاً	تشبیہ	جیسے مصرع بصورت تو بتے کم آفرید خدا + یعنی مثل صورت تو
	ایضاً	ظرفیت	جیسے کتاب بصندوق نہادہ است یعنی در صندوق۔
	ایضاً	قسمیہ	جیسے بخدا یعنی قسم خدا بسر شما یعنی قسم سر شما۔
	ایضاً	توسل	جیسے بالنون والصاد یعنی بوسیلۂ نون و صاد۔
	ایضاً	بمعنی را	جیسے انچہ بمن دادہ بود واپس ساختم یعنی انچہ مرا دادہ بود۔
	ایضاً	بمعنی برائے	جیسے مصرع رفت و منزل بدیگرے پرداخت + یعنی برائے دیگرے
	ایضاً	بمعنی بر	جیسے دست بر و مالیدم یعنی بر رو مالیدم۔
	درمیان دو کلمہ	الصاق	جیسے در بارگاہ سلطانی ہمہ دوش بدوش ایستادہ بودند۔
	اول صیغہ ماضی و امر و حال و مضارع	زائد	جیسے گفت بگفت گوید بگوید گو بگو۔ بحث اس بے کی افعال مین ہو چکی ہے۔
تائے فوقانی	آخر اسم	خطاب	جیسے عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت ست۔
	ایضاً	بمعنی خود	جیسے مصرع گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست۔
	اول استعمال	خطاب	جیسے ترا۔
جیم فارسی	اول حروف ابجد	استفہام	جیسے چیست۔
	بے ہائے ہوز		
	بہائے ہوز	استفہام	جیسے چہ میگوئی۔
	ایضاً	علت	جیسے فلان را زدم چہ دشمن بود یعنی چرا کہ دشمن بود۔
	ایضاً	عظمت و بزرگی	جیسے چہ خوش گفتہ یعنی بسیار خوش گفتہ۔
	ایضاً	تحقیر	جیسے مصرع ما چہ باشیم و چہ باشد دل غم پرور ما +
	آخر اسم بہائے ہوز	تصغیر	جیسے باغچہ طاقچہ وغیرہ۔

نام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال و کیفیت
چو و چون	بواو	تشبیہ	جیسے رویت چو خورشید یعنی مثل خورشید۔
	ایضاً بنون	تشبیہ	جیسے چون تو کسی درجہان نسبت یعنی مانند تو۔
	ایضاً	شرط	جیسے چون بخانہ رسیدم زید را ندیدم۔
شین	ما قبل مفتوح	ضمیر واحد غائب بمعنی او	جیسے اسپش و غلامش یعنی اسپ او و غلام او۔
	ما قبل مکسور	علامت حاصل مصدر	جیسے آویزش بمعنی آویختن و خورش بمعنی خوردن۔
کاف	اول جملہ	بیانیہ	جیسے مرادم آنست کہ نزدم بیائی۔
	درمیان دو کلمہ	تردید	جیسے زید آمد کہ عمرو یعنی زید آمد یا عمرو۔
	ایضاً	علت	جیسے فلان را کشتم کہ مفسد بود یعنی چراکہ مفسد بود۔
	ایضاً	بمعنی از	جیسے بیت بہ تمنائے گوشت مردن بہ ٭ کہ تقاضائے زشت قصابان ٭ یعنی از تقاضائے زشت قصابان۔
	درمیان دو کلمہ	تشبیہ	جیسے بیت چنان مخور دزنگی خام را ٭ کہ زنگی خورد مغز بادام را ٭ یعنی آنچنان کہ زنگی مغز بادام را خورد۔
	بعد اسم موصول	صلہ	جیسے مردیکہ دیروز ہمراہ تو آمدہ بود۔
	درمیان دو جملہ	بمعنی ہرکہ	جیسے بیت دگر کشور آباد بیند بخواب ٭ کہ دارد دل اہل کشور خراب ٭ یعنی ہرکہ دل اہل کشور خراب دارد۔
	ایضاً	مفاجات	جیسے بیت ہر سوختہ جانی کہ بکشمیر درآید ٭ گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید ٭ یعنی ناگاہ با بال و پر آید۔
	اول جملہ	استفہام	جیسے کہ میگوید یعنی کدام کس میگوید۔
	درمیان دو جملہ	اضراب	جیسے بیت نہ من بران گل عارض سرایم و بس ٭ کہ عندلیب تو در ہر چمن ہزاران اند ٭ بلکہ عندلیب تو۔
	آخر اسم	تصغیر	جیسے طفلک پسرک۔
میم	آخر فعل	ضمیر واحد متکلم	جیسے گفتم رفتم۔

نام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال و کیفیت
م	آخر اسم	ایضاً	جیسے کتابم و اسپم
	آخر اسمائے اعداد	نسبت و تعین	جیسے یکم و دوم
	آخر اسم	بمعنی خود	جیسے شیشتِ با ملم بخوران یاران از ورم ٭ ندارم بجز آستین ش سرم ٭ یعنی از دست خود و سر خود را۔
	اول صیغۂ امر	نفی	جیسے مرو و مگذار۔
ن	اول افعال	برائے نفی	جیسے نکرد و نگفت وغیرہ۔
	اول جملہ ہائے فعلیہ	استفہام انکاری	جیسے من بتو نگفتہ بودم یعنی گفتہ بودم۔
	اول جملہ ہائے ...	برائے نفی	جیسے نہ تو با من موافقت داری نہ من با تو۔
و	درمیانِ دو لفظ	عطف	جیسے زید و عمر و آمدند و گفتند۔ نظم میں اس واو کو ملا کر پڑھنا فصیح ہے اور نثر میں علیحدہ مفتوح پڑھنا چاہیے۔
	بعد دو اسم		
	بعد علامت مفعول یعنی را	ضمیر واحد غائب مخفف او	جیسے ورا گفت یعنی او را گفت۔
	درمیانِ دو کلمہ	استبعاد	جیسے من و چنین کار یعنی من ہرگز نزدیک این کار نخواہم رفت
	درمیانِ دو جملہ	حالیہ	جیسے دیدم زید را و پیش ایستادہ بود یعنی در حالیکہ پدرش ایستادہ بود۔
	درمیانِ دو کلمہ	لزوم	جیسے بیت ٭ اگر دعوتم رد کنی ور قبول ٭ من و دست و دامان آل رسول ٭ یعنی من دامن آل رسول را لازم خواہم گرفت۔
	آخر اسم	برائے تصغیر	جیسے پسرو یعنی پسر کوچک
ہ	آخر ماضی مطلق	زائد	جیسے گفتہ یعنی گفت۔
	ایضاً	علامت مفعول	جیسے خوردہ کھایا ہوا بستہ بندھا ہوا۔
	آخر اسم	نسبت و تعین	جیسے یکسالہ یکماہہ یکروزہ۔
[illegible]	آخر فعل	خطاب	جیسے کردی گفتی رفتی۔

نام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال و کیفیت
اقسام یای تحتانی معروف	آخر اسم	برای متکلم	جیسے قبلہ گاہی پشت پناہی یعنی قبلہ گاہ من -
	ایضاً	نسبت	جیسے مرادآبادی دہلوی -
	ایضاً	مصدری	جیسے کام بخشی کامرانی -
	ایضاً	فاعلیت	جیسے کسبی کسب کنندہ -
	آخر مصدر	لیاقت	جیسے کشتنی لائق کشتن -
	آخر فعل ماضی	تمنا و استمرار	جیسے زید اگر آمدی چہ شدی -
	آخر اسم	تنکیر	جیسے شخصے بسفر رفت -
	ایضاً	وحدت	جیسے اسپی بصد روپیہ خریدہ ام یعنے ایک اسپ -
	ایضاً	تعظیم	جیسے فلان مردیست یعنی مرد کلان ست -
	ماقبل کاف صلہ	موصولہ	جیسے زنیکہ بالاے بام ایستادہ بود -
	درمیان دو کلمہ	صفت	جیسے غلامی خوش رو مرد سے دانا -

تمام ہوا بیان حروف مفرد فارسی کا اب حروف مفرد ہندی کا بیان کیا جاتا ہے ہندی مین حروف مفرد کم ہین اکثر حروف مرکب ہین -

بیان حروف مفرد ہندی

نام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال و کیفیت
الف	آخر اسم	علامت تذکیر	جیسے کالا مرغا بکرا وغیرہ - یہ الف حالت اضافت مین یای مجہول سے بدل جاتا ہے جیسے مرغی کی ٹانگ -
ت	آخر اسم	علامت حاصل مصدر	جیسے سگاوت بیاہت
ٹ	ایضاً	ایضاً	جیسے لگاوٹ بناوٹ -
س	ایضاً	ایضاً	جیسے پیاس -
ن	آخر اسم	علامت تانیث	جیسے کنجڑن دھوبن -
یای تحتانی	ایضاً	ایضاً	جیسے مرغی بکری لکڑی وغیرہ -

تام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال و کیفیت
[illegible]	ایضاً	علامت حاصل مصدر	جیسے کھلائے پلائے وغیرہ ـ

بیان حروف مفرد کا تمام ہوا اب حروف مرکب کا بیان کیا جاتا ہے چونکہ اردو مین اکثر فقرات مین الفاظ عربی کے بھی مستعمل ہوتے ہین اسواسطے بیان کرنا بعض حروف عربی کا جنکی ضرورت اردو محاورہ مین ہوتی ہے ضرور ہوا فائدہ اگرچہ حروف عربی کے بہت ہین اور سب بیان کیواسطے ایک کتاب علیحدہ ہونا چاہیے اسواسطے اون سب کو نہین بیان کیا بلکہ بعض حروف جو اردو مین بولے جاتے ہین اونکا بیان کیا جاتا ہے وہ یہ ہین۔ من فی علی حتے الی عربی مین ابتدا کیواسطے آتا ہے خواہ زمان ہو خواہ مکان جیسے خط کے لفافہ پر لکھتے ہین منمقام فلان یعنی از مقام فلان اور جیسے حساب کی مدات پر لکھا جاتا ہے من ابتدا سے ماہ فلان یعنی فلانے مہینہ کی ابتدا سے۔ فی بیان ظرفیت کے واسطے آتا ہے جیسے در فارسی مین اور مین ہندی مین جیسے بولتے ہین فی زماننا یعنی ہمارے زمانہ مین علی بیان بلندی کے واسطے آتا ہے بجای بر کے معنی اوپر جیسے بولتے ہین۔ علی ہذا القیاس اوپر اسی قیاس کے۔ حتے بیان انتہا کے واسطے آتا ہے بجاے لفظ تا کے فارسی مین اور بمعنی تک کے ہندی مین جیسے بولتے ہین حتے الامکان یعنی انتہی امکان تک اور حتے المقدور یعنی اپنے مقدور اور طاقت تک۔ الی بیان انتہاے زمان کیواسطے آتا ہے جیسے بولتے ہین۔ الی الآن یعنی اسوقت تک تمام ہوا بیان حروف عربی کا۔ اب بیان حروف مرکب فارسی کا کیا جاتا ہے چونکہ حروف مرکب فارسی کے دو قسم کے ہوتے ہین ایک امتزاجی دوسرا غیر امتزاجی اسواسطے دونون قسمون کو علیحدہ بیان کیا گیا ✣

بیان حروف جارہ

عربی مین جار صیغہ اسم فاعل کا ہے اسکے دو معنی ہین جر دینے والا یعنی زیر دینے والا اپنے مابعد کو دوسرے معنی کھینچنے والا چونکہ یہ حروف بھی مابعد کو کھینچکر اپنے ماقبل سے ملا دیتے ہین اور خود بیچ مین بطور واسطہ کے آتے ہین اس مناسبت [illegible] بولتے ہین اور دوسرے معنی سے مناسبت یہ ہے کہ یہ حروف عربی مین اپنے مابعد کو زیر دیتے ہین اسواسطے حروف جر کہلاتے ہین اگرچہ اردو اور

فارسی مین اپنے مابعد کو زیر نہین دیتے مگر بمناسبت عربی کے جار بولے جاتی ہین اور جس لفظ پر یہ حرف داخل ہوتے ہین اوسے مجرور کہتے ہین عربی محاورہ مین جار پہلے آتا ہے اور مجرور پیچھے اور علیٰ الیقیاس فارسی مین بھی جار پہلے آتا ہے اور مجرور پیچھے جیسی در مکان بر تخت وغیرہ مگر اردو محاورہ مین مجرور پہلی آتا ہے اور جار پیچھے آتا ہے جیسی کہتے ہین کتاب صندوق مین رکھی ہے اس مثال مین صندوق مجرور ہی اور مین حرف جار اور یہی محاورہ فصیح ہے قاعدہ حروف جار ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہین فعل اور حرف پر نہین داخل ہوتے فعل پر تو مطلقًا آتے ہی نہین مگر بعض مقام پر حروف کے اوپر داخل ہوتے ہین لیکن اوس جگہ وہ حرف اسم کے معنی مین ہوجاتا ہی جیسی کہتے ہین اسمین سے تھوڑا سا کھاؤ اس جملہ مین لفظ مین کے بعد لفظ سے آیا اور یہ حروف جارہ مین سے ہی پس یہ مین بمعنی درمیان کے ہی یعنی اس چیز کے درمیان سے کھاؤ قاعدہ جار مجرور ہمیشہ متعلق فعل یا مبتدا یا خبر کے ہوتی ہین اپنی ذات سے کوئی جزو مستقل جملہ کا نہین ہوتی ہین چنانچہ بیان کلام مین واضح ہوگا +

بیان حروف جارۂ فارسی

نام قسم	نام حرف	معنی فائدہ حرف	مثال و کیفیت
حروف جار	با	الصاق	جیسے با من چہ سروکار داری - یہ حرف مثل بے کے ہے اور بیان اوسکا حروف مفرد مین ہوچکا -
	تا	بمعنی زنہار یعنے ہرگز	جیسے مصرع ز صاحب غرض تا سخن نشنوی + یعنی از صاحب غرض ہرگز سخن نشنوی -
	ایضًا	بیان نہایت زمان یا مکان -	جیسے تا سہ روز انتظار کشیدم و از مکان شما تا بازار دویدم -
	ایضًا	بیان ابتدا	جیسے مصرع تا عشق تو در سینہ مکان کرد کراجا + یعنی جیسے عشق تیرے نے سینہ مین جگہ کی کسکو جگہ اور طاقت -

قسم حرف	نام حرف	معنی و فائدہ حرف	مثال و کیفیت
حروف جار	تا	بمعنی ہمیشہ	جیسے بیت تا بقا در جہان بود ممکن ذات پاکت ہمیشہ باقی باد ٭ ماد ہیسکے بقا در جہان ممکن ہو یعنی جب تک کہ بقا جہان ہین -
	ایضاً	بیان علت	جیسے مصرع بیا تا درین شیوہ چالش کنیم ٭ بیا بر اسے اینکہ درین امر صلاح و مشورہ کنیم -
	در	ظرفیت	جیسے در مکان در بازار -
	بر	بلندی	جیسے بر تخت بر کرسی -
حروف زوائد	مر	زائد	جیسے سنت مر خدا برا عز و جل - اور یہ حرف کبھی فائدہ تخصیص کا بھی دیتا ہے اور ہمیشہ جملہ پر آتا ہے -
	در	زائد	جیسے در گذشت فعل پر ہمیشہ زائد ہوتا ہی اور اسم پر ظرفیت کیواسطے
	بر	زائد	جیسے بر انگیخت فعل پر ہمیشہ زائد ہوتا ہی اور اسم پر بلندی کیواسطے
	فرا	زائد	جیسے فرا رفت کبھی فائدہ بلندی کا بھی دیتا ہے جیسے فرا نشست
	فرو	زائد	جیسے فرو ریخت کبھی فائدہ پستی کا بھی دیتا ہی - فرو ریخت نیچے بیٹھا -
	خود	زائد	جیسے خود او گفتہ است یعنی او گفتہ است کبھی فائدہ تخصیص او رتاکید کا بھی دیتا ہے - اور یہ سب حروف زوائد زینت کلام کیواسطے آتے ہین -
حروف استفہام	چہ چیست	استفہام غیر ذوی الروح	جیسے این چہ چیز است - در دست چیست -
	کدام و کیست	استفہام ذوی الروح	جیسے کدام شخص می آید کہ گفتہ است این کیست -
	کجا	استفہام مکان	جیسے کجا میروی کجا رفتہ بودی -
	کے	استفہام زمان	جیسے کی آمدی کب آیا تو -
	چند	استفہام مقدار	جیسے چند عدد یا چند آثار -
حروف ایجاب	آرے	اقرار امر مسئولہ	جیسے کسی نے پوچھا دیروز آمدہ بودی اوسکے جواب مین کہا آرے یعنی ہان آمدہ بودم
	بلے	ایضاً	ایجاب کے معنے جواب دینا چونکہ یہ حرف بھی جواب سوال مین آتی ہین اسواسطے انکو حروف ایجاب کہتے ہین -

قسم حرف	نام حرف	فائدہ و معنی حرف	مثال و کیفیت
حرف ایجاب	لبیک	جواب ندا	جیسے کوئی شخص پکارے یا زید اوسکے جواب مین زید کہے لبیک یعنی حاضر ہون۔
حروف تشبیہ	چو و چون	بمعنی مانند	جیسے رخت چون ماہ رویت چو مہر یہ دونون حرف تشبیہ مفرد بمفرد کیواسطے آتے ہین۔
	چنان و چنین	بمعنی جیسا	جیسے چنانکہ تو گفتہ بودی ہمچنان ست یعنی جیسا تونے کہا تھا ویسا ہی ہے۔ یہ دونون حرف تشبیہ جملہ بجملہ کیواسطے آتے ہین
حروف ندا	یا	ندای قریب و بعید و حاضر و غائب	یہ حرف اصل مین عربی ہے مگر اردو و فارسی مین بھی مستعمل ہے اور مقام ندبہ مین اسکو ما بعد کے آخر ایک ہا ہی زائد کرتے ہین۔
	اے	ندای قریب حاضر	یہ بفتح الف اور بکسر الف دونون طرح درست ہے۔
	الف آخر اسم	ندا	جیسے کریما خدایا وغیرہ۔
حروف ربط	است	برای زمانہ قریب	یہ حرف واسطے ربط کے درمیان مبتدا اور خبر کے آتا ہے اور اسکے معنی مین زمانہ قریب کا لحاظ رہتا ہے اور ماضی مطلق کے بھی زمانہ قریب کیواسطے آتا ہے اور اسکی گردان مثل فعل کے ہوتی ہے۔
	بود	برای زمانہ بعید	یہ حرف بھی مثل است کے ہے اسکے معنی مین زمانہ بعید کا لحاظ ہوتا ہے اور گردان اسکی بھی مثل فعل کے ہے۔
حروف تنبیہ	خبردار	نہی فعل کیواسطے آتا ہے	جیسے خبردار ہرگز این کار مکن۔
	آگاہ باش	آمادگی فعل کیواسطے آتا ہے	مثال اسکی اردو محاورہ مین بہت مستعمل ہے۔
حروف ایجاب و نفی	البتہ	اثبات فعل	جیسے البتہ چنان خواہم کرد۔
	ہرگز	نفی فعل	جیسے ہرگز نخواہم خورد۔

قسم حرف	نام حرف	فائدہ و معنی حرف	مثال و کیفیت
حروف تاکید	کل	تاکید جمع	جیسے کل اشخاص آمدہ بودند۔
	ہمہ	ایضاً	جیسے ہمہ مردان رفتند۔
	بجنسہ	تاکید وحد	جیسے کتاب شما بجنسہ واپس نمودہ ام۔
	بعینہ	ایضاً	جیسے آنچہ شما گفتہ بودید بعینہ یافتیم۔
	بنفسہ	تاکید فاعل	جیسے زید بنفسہ آمدہ بود۔
	خود	ایضاً	جیسے بادشاہ خود حکم دادہ است۔
	بذاتہ	ایضاً	جیسے منشی صاحب بذاتہ مینویسند۔
حروف عطف	واو	عطف دو اسم یا دو جملہ	جیسے زید و عمرو آمدند و نشستند۔ اس حرف کا بیان بتفصیل حروف مفردہ مین آچکا ہے۔
	یا	تردید	جیسے زید آمدہ بود یا عمرو۔ یہ حرف دو کے درمیان آتا ہے اگر پہلے کا اثبات ہوتا ہے تو دوسرے کی نفی ہوتی ہے اور اگر دوسرے کا اثبات ہوتا ہے تو پہلے کی نفی ہوتی ہے سواسطے اسکو حرف تردید کہتے ہین تردید کے معنی ہین رد کرنا۔
	خواہ	تردید	جیسے شما بروید خواہ دیگرے را بفرستید۔
حروف استثنا	سوائے	استثنا	جیسے سوای تحصیلدار صاحب ہمہا آمدہ بودند آنکے فعل مین سے تحصیلدار صاحب کو علیحدہ کیا استثنا کے معنے جدا کرنے کے ہین اور استثنا دو قسم کا ہوتا ہے متصل اور منقطع۔ متصل اوسے کہتے ہین کہ مستثنے اجنس مستثنی منہ ہو جیسے اوپر کی مثال مین گذرا اور استثنای منقطع اوسکو کہتے ہین کہ مستثنے اجنس مستثنے منہ سے نہو جیسے سواری رسید مگر خط نرسید۔ اس مثال مین خط مستثنے اجنس سواری ہی و مستثنے منہ سے نہین ہے مستثنی کے معنی جدا کیا گیا مستثنے منہ

قسم حروف	نام حرف	فائدہ و معنی حرف	مثال و کیفیت
	مگر، بجز، الا، لیکن، ورنہ	استثنا	جیسے جو ذکر کیا جاوے اسکی مثالیں اردو فارسی دونوں میں بہت مستعمل ہیں حاجت بیان نہیں ۔
[illegible]	چون	دو جملوں کے درمیان آتا ہے	جیسے چون زید بخانہ ام رسید من خفتہ بودم اور چرا اسکا مخفف ہے ۔
	اگر	ایضاً	جیسے زید اگر امشب رسید بہتر ہست ۔ اور کبھی یہ حرف تمنا کے موقع پر بھی آتا ہے جیسے زید اگر آمدی بہتر شدی اور گر اسکا مخفف ہے ۔

بیان حروف مرکب امتزاجی کا کہ کلمہ کے ساتھ ملکر ایک کلمہ ہوجاتے ہیں

قسم حروف	نام حرف	فائدہ و معنی حرف	مثال و کیفیت
[illegible]	[illegible]	بمعنی صاحب	جیسے خردمند صاحب عقل یہ حروف ہمیشہ اسم کے بعد آتا ہے ۔
	گار	ایضاً	جیسے خدمتگار خدمت کرنے والا گنہگار گناہ کرنے والا ۔
	ور بفتح واو	ایضاً	جیسے تاجور صاحب تاج ہنرور صاحب ہنر اور کبھی اسکے واو کو ساکن کردیتے ہیں جیسے گنجور رنجور وغیرہ ۔
[illegible]	گر	علامت اسم فاعل سماعی	جیسے شیشہ گر شیشہ بنانے والا آہنگر لوہا بنانے والا ۔
	آن	علامت اسم حالیہ [illegible]	جیسے گریان روتا ہوا خندان ہنستا ہوا ۔
	آر	علامت اسم فاعل سماعی	جیسے خریدار خرید کرنے والا اور کبھی یہ حرف علامت حاصل مصدر کی بھی ہوتا ہے جیسے گفتار رفتار وغیرہ ۔
[illegible]	سار	بمعنی جگہ	جیسے نمکسار نمک بنانے کی جگہ ۔
	زار	بمعنی کثرت	جیسے گلزار ۔
	بار	ایضاً	جیسے رودبار ۔
	دان	بمعنی ظرف	جیسے قلمدان باندان دیگدان ۔
	ستان	بمعنی جگہ	جیسے ادبستان ادب کی جگہ ۔

قسم حرف	نام حرف	فائدہ و معنی حرف	مثال و کیفیت
حروف تشبیہ	وس ذال مہملہ	بمعنی مانند	جیسے حوروس حور کے مانند
	ویس بدال مہملہ	ایضاً	جیسے حورویس —
	وش فش	ایضاً	جیسے فرشتہ وش ماہ فش مانند فرشتہ و مانند ماہ —
	وان	ایضاً	جیسے پلوان مانند پل اور کبھی اسکو تخفیف کرکے پلون کہتے ہیں —
	آنہ	ایضاً	جیسے بزرگانہ خوردانہ —
	آوند	ایضاً	جیسے خویشاوند یعنی مانند خویش و عزیز —
	یدہ	ایضاً	جیسے ترنجیدہ مانند ترنج —
	آسا	ایضاً	جیسے شیر آسا مانند شیر —
	سان	ایضاً	جیسے غنچہ سان مانند غنچہ —
	وار	بمعنی مانند	جیسے خواجہ وار مانند خواجہ بندہ وار مانند بندہ —
	سار	ایضاً	جیسے خاکسار مانند خاک —
حروف تصغیر	ک	براے تحقیر	جیسے طفلک پسرک —
	یژہ	براے خوردی	جیسے مشکیزہ چھوٹی مشک —
	چہ	ایضاً	جیسے باغچہ طاقچہ —
	واو ساکن	ایضاً	جیسے پسرو — ان حروف کا بیان حروف مفردہ میں بھی ہو چکا ہے
حروف لیاقت	وار	بمعنی لائق	جیسے شاہوار لائق شاہ — اور بمعنی مانند کے بھی آتا ہے —
	گان	ایضاً	جیسے شایگان لائق شاہ اسکی اصل شاہگان تھی کثرت استعمال سے اسکی ہے یے سے بدل گئی اسیطرح رایگان اصل میں راہگان تھا بمعنی لائق راہ —
حروف فاعلیت	بان	بمعنی والا	جیسے پیلبان ہاتھی والا شتربان اونٹ والا —
	دار	رکھنے والا	جیسے چوبدار چوب رکھنے والا —
حرف امتلا	ناک	بمعنی بھرا ہوا	جیسے غمناک غم کا بھرا ہوا —

قسم حرف	نام حرف	فائدہ و معنی مختصر	مثال و کیفیت
	گین	ایضاً	اندوہگین غمگین شرمگین ـ
[illegible]	ین	ایضاً	جیسے سیمین ـ
[illegible]	یای معروف	بمعنی والا	جیسے الہ آبادی الہ آباد کا رہنے والا ـ قاعدہ جس لفظ کے آخر میں الف یا ہاے ہو جب یای نسبت اسکے آخر لاتے ہین تو اوس الف یا ہاے کو واو سے بدلتے ہین جیسے دہلوی منسوب بدہلی و باندوی منسوب بباندا اور الف اور واو ہو تو فقط یای نسبت لاتے ہین ـ
	ہاے ہوز	ایضاً	جیسے یکشبہ ایک رات والا یکماہہ یکروزہ ـ
[illegible]	گونہ	بمعنی رنگ	جیسے گلگونہ پھول کا رنگ ـ
	گون	ایضاً	جیسے سیمگون چاندی کا رنگ ـ
[illegible]	یای معروف	حاصل مصدر	جیسے [illegible] سے درستی درشتی اسکا بیان مفردات مین ہوچکا ـ
	گی	ایضاً	جیسے [illegible] بخشندگی قاعدہ جب اسم فاعل کے آخر یای مصدری لاتے ہین تو ہی کو کاف فارسی سے بدل دیتے ہین ـ
	الف [illegible]	ایضاً	جیسے گفتار رفتار ـ
	شین [illegible] ماقبل مکسور	ایضاً	جیسے آمرزش بخشش اسکا بیان بھی مفردات مین ہوچکا ـ
	[illegible]	ایضاً	جیسے [illegible] [illegible] وغیرہ ـ

[illegible] بیان فارسی کا اسے بیان اول مناسب حروف کا کیا جاتا ہے کہ [illegible] نام [illegible] حروف [illegible] کے معنی بھی رکھتے ہین

نام حرف	معنی حرف	مثال و کیفیت
را	علامت مفعول	جیسے زید را زدم اسکا بیان اوپر کئی ہوچکا ہے ـ
	[illegible]	جیسے [illegible] [illegible] اندر حریر [illegible]
		[illegible]

نام حرف	معنی حرف	مثال وکیفیت
	بمعنی براے	جیسے مصرع خدارا بر من مسکین بخشاے + یعنی براے خدا۔
	بمعنی از	قضارا ز پدر در راہ ملاقی شد یعنی از قضا مراد اتفاقیہ۔
خا	امر خائیدن	جیسے تر شروخا بیہودہ بکنے والا۔
زا	امر زائیدن	جیسے فتنہ زا یعنی فتنہ کا پیدا کرنے والا۔
شین	از نشستن	مخفف نشین۔
گافت	امر شگافتن	مشتق از شگافت
نوان	مخفف ناگہان	یعنی الحال۔
یا	براے ندا وغیرہ	کا بیان حروف مفردات مین آچکا۔

بیان حروف مرکب ہندی کا

جاننا چاہیے کہ جسطرح فارسی مین حروف مرکب دو قسم کے تھے امتزاجی اور غیر امتزاجی ہندی کے حروف مرکب اسطرح منقسم نہین ہین صرف ایک ہی قسم کے ہین اسواسطے اونکو ایک قسم مین بیان کر

قسم حرف	نام حرف	فائدہ ومعنی حرف	مثال وکیفیت
حروف جار	مین	ظرفیت	جیسے کتاب صندوق مین رکھو۔ اور لفظ بیچ بھی اسی معنی مین آتا ہے مگر اتنا فرق ہے کہ وہ اسم ہے مضاف ہوتا ہے اور اسکے مضاف الیہ کے بعد کے علامت اضافت آتی ہے اور وہ مضاف الیہ پر مقدم ہوتا ہے اور حروف بعد مجرور کے آتے ہین۔
	ایضاً	بمعنی سے	جیسے زید کو درخت مین باندھ دو یعنی درخت سے باندھو۔
	ایضاً	بمعنی عوض	جیسے چاقو کتنے مین لیا یعنی کتنے دامون کے عوض لیا۔
	ایضاً	اعتبار امتیاز	جیسے مجھمین تم مین کیا فرق ہے یعنی مجھسے تم تک کیا فرق ہے
	ایضاً	بمعنی اوپر	جیسے کتاب مین لکھدو یعنی کتاب پر لکھدو۔
	سے	ابتداے محلہ	جیسے یہان سے وہان تک چلو۔

قسم حرف	نام حرف	فائدہ و معنی حرف	مثال و کیفیت
[illegible]	ایضاً	سببیت	جیسے کتّا کے بھونکنے سے طبیعت پریشان ہوتی ہے۔
	ایضاً	بمعنی کو	جیسے منشی جیو سے ہمارا سلام کہہ دینا یعنی منشی جیو کو ہمارا سلام کہہ دینا۔
	ایضاً	بمعنی مدد	جیسے لکڑی سے سانپ مارا گیا یعنی لکڑی کی مدد سے۔
	ایضاً	بمعنی ساتھ	جیسے مجھکو تم سے محبت ہے یعنی تمہارے ساتھ محبت ہے۔
	تک	انتہائے فاصلہ	جیسے میں آگرہ تک گیا تھا اور لفظ تلک بھی اسی معنی میں ہے
	ایضاً	بمعنی میں	جیسے بازار تک جاؤ یعنی بازار میں جاؤ۔
	تک	بمعنی نزدیک	جیسے ذرا سیٹھ تک جاؤ یعنی سیٹھ کے پاس جاؤ۔
	ایضاً	بمعنی بھی	جیسے پڑھنے کتاب تک چھوڑی یعنی کتاب بھی چھوڑی۔
	پر	بمعنی بلندی	جیسے گھوڑے پر سوار ہے۔ اور لفظ اوپر بھی اسی معنی میں آتا مگر اتنا فرق ہے کہ حالت وصل میں پر اور حالت فصل میں اوپر بولا جاتا ہے جیسے تم پر اور تمہاری اوپر۔
	ایضاً	بمعنی ذمہ	جیسے نماز ہر مسلمان پر فرض ہے یعنی ہر مسلمان کے ذمہ فرض ہے۔
	ایضاً	ظرفیت	جیسے افسوس کتاب تو گھر پر چھوٹ گئی یعنی گھر میں چھوٹ گئی۔
	ایضاً	بمعنی بعد	جیسے مہینا [illegible] پر دو ماہ گزرے یعنی مہینا [illegible] کے بعد۔
	ایضاً	علامت مفعول	جیسے مجھ پر غصہ نہ فرمائیے یعنی مجھکو غصہ نہ فرمائیے۔
	ایضاً	بمعنی واسطے	جیسے خدا کے نام پر کچھ دو یعنی خدا کے نام کے واسطے کچھ دو۔
	لیے	بمعنی سببیت	جیسے میں تم سے اسلیے کہتا ہوں یعنی اس سبب سے کہتا ہوں۔
	ایضاً	بمعنی واسطے	جیسے خدا کے لیے تم مت جاؤ یعنی خدا کے واسطے تم مت جاؤ
	کو	علامت مفعول	جیسے کتے کو مارو۔
	ایضاً	بمعنی ظرفیت	جیسے مسجد کو چلو یعنی مسجد میں چلو
	ایضاً	بمعنی عوض	جیسے ایک پیسے کو گھڑا آتا ہے یعنی ایک پیسے کی عوض۔

مثال و کیفیت	کون سے معنی دیتا ہے	نام حرف	قسم حرف
جیسے کاغذ اور قلم لاؤ یعنی کاغذ اور قلم دونوں کو لاؤ۔	دو جملوں کو ملاتا یا دو اسموں کو ملاتا ہے	اور	حروف عطف [illegible]
جیسے میں گیا اور آیا یعنی گیا اور فوراً آیا۔	معنی فوراً	ایضاً	
جیسے رات کو آفتاب نکلے اور میں سوؤں یعنی رات بھر کیا [illegible]	اظہار تعجب	ایضاً	
جیسے پھر کبھی ایسا کرو گے تو تم ہو اور میں ہوں یعنی سخت [illegible]	برائے زجر	ایضاً	
جیسے تم اور شراب خواری یعنی تمکو شراب خواری سے کیا نسبت [illegible]	بیان تفرقہ	ایضاً	
جیسے میں اور یہ کام یعنی میں نے ہرگز یہ کام نہیں کیا	انکار	ایضاً	
جیسے کتاب دیکھیں قلم بھی لو یعنی کتاب بھی لو اور قلم بھی دونوں لاؤ۔	دو جملوں کو ملاتا یا دو اسموں کو ملاتا ہے	بھی	
جیسے تم خود جاؤ خواہ نوکر کو بھیجدو۔	تردید	خواہ	
جیسے پڑھو یا ہو نہ پڑھو	تردید	یا	
جیسے [illegible] کھانا کھالیا بلکہ میں نے بھی۔	اضراب	بلکہ	
جیسے [illegible] یہاں تک کہ راجہ صاحب بھی چلے گئے۔	اضراب	یہاں تک کہ	
جیسے اے [illegible] آپ کیا فرماتے ہیں۔	ندائے قریب	اے	[illegible]
جیسے [illegible]	تعظیم	واہ	
جیسے ارے [illegible] یاں۔	تحقیر	ارے	
جیسے ابے بدمعاش اور [illegible] کے مقام پر بھی مستعمل ہوتا ہے۔	تحقیر	ابے	
جیسے او جانے والے۔	ندائے بعید	او	
جیسے [illegible] اور حروف ندا کے [illegible] آگے [illegible]	ندائے بعید مخصوص	ہوت	
جیسے [illegible] زیادہ	ذوی العقول	[illegible]	[illegible]

قسم حروف	نام حروف	فائدہ و معنی	مثال [illegible]
حروف استفہام	کیا	غیر ذوی العقول	جیسے کیا چیز ہے —
	کہاں	استفہام مکان	جیسے کہاں جاتے ہو [illegible] کہاں کو —
	کدھر	ایضاً	جیسے کدھر [illegible] —
	کب	استفہام زمان	جیسے [illegible] آیا —
	کتنا	استفہام مقدار	جیسے کتنا [illegible] —
	کیسا	استفہام کیفیت	جیسے کیسا [illegible] —
	کس	استفہام عام	جیسے کس آدمی [illegible] رنگ —
حروف استثنا	پر	استثنا	جیسے آپ [illegible] کوئی نہ لائے —
	چھٹ	ایضاً	آپ چھٹ [illegible] —
			اکثر حروف استثنا فارسی کے اردو میں مستعمل ہیں —
حروف شرط	جب	بیان شرط	جیسے جو تم کہو گے [illegible]
حروف ایجاب	ہاں، کیا ہے، کیوں	مقام مساوات	سوال اور ندا کے جواب [illegible] آتے ہیں —
	جی	مقام تعظیم	ایجاب تعظیمی کے مقام [illegible] حضرت [illegible] —
حروف تشبیہ	سا، سی، ایسا ویسا	بمعنی مانند	جیسے چاند سا [illegible] اسکی محاورہ میں ظاہر ہے —
حروف زجر	ابے، ہیں [illegible]	زجر	مثالیں اسکی محاورہ میں ظاہر ہیں [illegible] اور زجر کے موقع [illegible]
حروف تاکید	ہی، بھی [illegible]	تاکید [illegible]	جیسے تم ہی [illegible]

قسم حروف	نام حروف	فائدہ و معنی حرف	مثال و کیفیت
[illegible]	آپ	ایضاً	جیسے تم آپ کیون نہین جاتے
	تو	ایضاً	تم تو کہتے تھے۔
	بواو مجہول		
	ایک ایک	تاکید جمع	اسکی مثالین بھی محاورہ مین ظاہر ہین
	سب کے سب		
	اکٹھے سب		
	ایک ساتھ		
حروف [illegible]	ہائے وائے	درد و غم	یہ حروف اردو محاورہ مین اکثر مصیبت کے وقت بولے جاتے ہین۔
	آہ آہ رے		
	ہائے رے		
حرف مفاجات	اچانک	بمعنی اتفاقاً	عربی مین [illegible] بولا جاتا ہے اردو مین بھی مستعمل ہے۔
حروف [illegible]	ہے	زمانہ قریب	ان دونون حرفون مین شکل افعال کے فاعل کی ضمیرین ملانے سے [illegible] ہین اور تھا کے الف کو یائے مجہول سے بدل دینے سے مؤنث ہوجاتا ہے۔
	تھا	زمانہ بعید	

تمام ہوا بیان حروف کا مفرد کی تینون قسمون اسم اور فعل اور حرف کا بیان ہوچکا اب مرکبات کا بیان شروع کیا جاتا ہے

بیان مرکبات

پوشیدہ نرہی کہ اصطلاح مین مرکب اوسکو کہتے ہین کہ جزو لفظ سے جزو معنی مراد لیا جاوے جیسے غلام زید لفظ غلام سے ذات غلام اور لفظ زید سے ذات زید مراد ہے اور مفرد وہ کہ جزو لفظ سے جزو معنی مراد نہون اسکی تین صورتین ہین ایک تو یہ کہ نہ لفظ کے جزو علیحدہ ہون نہ معنی کے جزو علیحدہ ہون جیسے لفظ زید کہ اسکے معنی وہ ذات انسان ہے جسکا یہ نام ہے مگر

نہ لفظ زید کے جزو علیحدہ ہین اور نہ اوسکے معنی یعنی اوس ذات کے جزو علیحدہ ہین دوسرے یہ کہ لفظ کے جزو علیحدہ نہون اور معنی کے جزو علیحدہ ہون جیسے حقہ جسوقت بولا جاتا ہی اوس سے فرشی اور نیچہ اور چلم تینون کا مجموعہ سمجھا جاتا ہی پس اسمین لفظ حقہ کے جزو نہین مگر معنی کے جزو ہین اور اونکے نام بھی علیحدہ ہین مگر اس لفظ سے مراد نہین لیے جاتے تیسرے یہ کہ لفظ کے جزو علیحدہ ہون مگر معنی کے جزو علیحدہ نہون جیسے خدا بخش جسکا نام ہی اوسپر یہ لفظ بولا جاتا ہے اگرچہ لفظ کے دو جزو خدا اور بخش الگ الگ ہوسکتے ہین اور اونکے معنی بھی علیحدہ علیحدہ ہوسکتے ہین مگر اس جگہ لفظ خدا بخش سے مراد نہین پس باعتبار اصطلاح نحو کے یہ تینون قسمین مفرد کی ہین اور ذکر مفردات کا اوپر ہوچکا یہان ذکر مرکبات کا ہی۔ یاد رکھو کہ مرکب دو قسم کا ہوتا ہے ایک تام دوسرا ناقص مرکب تام اوسے کہتے ہین کہ سننے والے کو اوس سے پورا فائدہ حاصل ہو اور کچھ سننے کا انتظار نہو اوس سے کوئی خبر یا کوئی حکم معلوم ہوجاوے اوسی کو مرکب مفید اور جملہ بھی کہتے ہین اور مرکب ناقص وہ ہی کہ جس سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل نہو اور کوئی خبر یا حکم معلوم نہو بلکہ کچھ اور سننے کا انتظار ہو اوسکو مرکب غیر مفید اور مرکب غیر تام بھی بولتے ہین مرکب ناقص چونکہ جزو مرکب تام کا ہوتا ہی اسواسطے اول بیان کرنا مرکب ناقص کا ضرور ہوا۔ مخفی نرہے کہ مرکب ناقص دو قسم کا ہوتا ہے ایک مرکب اضافی دوسرا مرکب وصفی۔ مرکب اضافی اوسے کہتے ہین جسمین اضافت ہو اضافت کے معنی نسبت کرنا اور ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ لگا دینا جس چیز کو نسبت کرتے ہین اوسے مضاف کہتے ہین اور جس چیز کی طرف نسبت کرتے ہین اوسے مضاف الیہ بولتے ہین فارسی مین مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ پیچھے اور مضاف کے پیچھے ایک زیر دیتے ہین فارسی مین علامت اضافت کی صرف مضاف کا زیر ہوتا ہے اور ہندی مین مضاف پیچھے آتا ہے اور مضاف الیہ پہلے جیسے غلام زید میم کے زیر کے ساتھ اضافت فارسی کی ہے غلام مضاف زید مضاف الیہ کسرہ علامت اضافت اور ہندی میں اسکو مین زید کا غلام بولتے ہین ہندی مین علامتین اضافت کی باعتبار اقسام مضاف اور مضاف الیہ کے ہوتی ہین پس مضاف ان چار صورتون سے خالی نہین یا واحد مذکر ہوگا

یا جمع مذکر یا واحد مونث یا جمع مونث چونکہ مضاف مونث کی حالت واحد اور جمع دونون مین یکسان ہوتی ہے اسواسطے اوسکو ایک قسم شمار کیا پس تین صورتین ہوئین اور مضاف الیہ یا اسم جامد ہوگا یا مشتق یا مصدر ان تینون کی ایک صورت اضافت کی ہے سوائے ضمائر کے کہ اونکی اضافت مین علامت اضافت اور ہوتی ہے تو گویا یہ دو صورتین ہوئین اور فعل نہ مضاف ہوتا ہے نہ مضاف الیہ اور علی ہذا حرف بھی نہ مضاف ہوتا ہے نہ مضاف الیہ سوای حرف تاکید کے پس تین صورتین مضاف الیہ کی ہوئین جب تین کو تین مین ضرب دیا تو نو شکلین پیدا ہوئین پس نو علامتین اضافت کی مقرر کی گئین چنانچہ اس جدول مین مذکور ہین -

جدول یہ ہے

مضاف	مضاف الیہ	علامت اضافت	مثال
واحد مذکر	ضمیر واحد متکلم یا جمع متکلم و واحد حاضر یا جمع حاضر	را	میرا گھوڑا تیرا قلم ہمارا گھوڑا تمہارا قلم -
	ضمیر واحد غائب یا جمع غائب یا دیگر اسم	کا	اوسکا گھوڑا زید کا قلم اونکا گھوڑا -
	حرف تاکید	نا	اپنا گھوڑا -
جمع	ضمیر متکلم و حاضر واحد و جمع	رے یای مجہول	میرے گھوڑے تیرے کپڑے ہمارے گھوڑے تمہارے کپڑے
	ضمیر غائب واحد و جمع یا اسم دیگر	کے	اوسکے گھوڑے اونکے کپڑے زید کے گھوڑے -

[illegible]	[illegible]	[illegible]	مثال
[illegible]	حروف تاکید	سے	اپنے گھوڑے سے
[illegible]	ضمیر متکلم و حاضر واحد و جمع	رے ی یائے معروف	میری گھوڑی میری بکریان ہماری گھوڑی ہماری بکریان تیری گھوڑی تیری بکریان تمہاری گھوڑی تمہاری بکریان —
	ضمیر غائب واحد و جمع یا اسم دیگر	کی	اوسکی گھوڑی اوسکی بکریان اونکی گھوڑی اونکی بکریان زید کی گھوڑی زید کی بکریان —
	حرف تاکید	نی	اپنی گھوڑی اپنی بکریان —

جاننا چاہیے کہ اضافت سے بہت سے فائدہ حاصل ہوتے ہین کبھی تخصیص کا بیان کرنا کبھی تملیک یعنی ملکیت کا بیان کرنا کبھی توضیح یعنی دور کرنا شبہہ کا سننے والے سے اور کبھی باعتبار سے اضافت کی چھہ قسمین کی گئین ایک اضافت تملیکی اوسے کہتے ہین جسمین ملکیت کا بیان کیا جاوے جیسے یہ زید کا گھر ہے یعنی اس گھر کا مالک زید ہے دوسری تخصیصی جسمین خاص کرنا مضاف کا مضاف الیہ کیواسطے مراد ہو جیسے یہ تحصیلدار صاحب کا آدمی ہے چونکہ آدمی عام کثیر ہے غیر معین جب اوسکو اضافت کیا تو معرفہ ہوگیا اور خاص ہوا تیسری اضافت بیانی اوسی کہتے ہین جسمین مضاف الیہ صرف بیان مضاف کا ہو۔ واسطے زیادتی توضیح کے اضافت کیا گیا ہو جیسے لوہے کی سیخ تو سیخ کا بیان لوہا ہوا اور سیخ اکثر لوہے کی ہوتی ہے مگر زیادتی توضیح کے واسطے اوسے اضافت کیا گیا اور اسی کو اضافت توضیحی اور اضافت تبیینی بھی کہتے ہین چوتھی اضافت ظرفی اوسے کہتے ہین کہ مضاف ایسی چیز کی طرف اضافت کیا جاوے کہ وہ اوسکا ظرف ہو سکے اور ظرف دو ہین ایک زمان ایک مکان جیسے دریا کا پانی پانی مضاف ہے اور دریا مضاف الیہ ظرف مکان اور جیسے برسات کا پانی پانی مضاف ہے اور برسات مضاف الیہ ظرف زمان پانچوین اضافت ابنی کہ بیٹی بیٹے کو باپ یا ماں کے نام کی طرف یا ماں باپ کو بیٹے بیٹی کے نام کی طرف اضافت کرین جیسے زید کا بیٹا یا کلو کا باپ یہ اضافت عربی مین اکثر

آتی ہے فارسی اور اردو مین کم مستعمل ہے چھٹی اضافت تشبیہی اوسی کہتے ہین کہ جسمین تشبیہ تشبیہ کے معنی ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند کرنا اور اوسکی لوازمات اوسمین ثابت کرنا جس چیز کو تشبیہ دین اوسے مشبہ کہتے ہین اور جس چیز کے ساتھہ تشبیہ دین اوسے مشبہ بہ کہتے ہین جیسے تیغ ابرو یا ابرو کی تلوار اسمین تیغ مضاف ہی اور مشبہ بہ اور ابرو مضاف الیہ اور مشبہ ابرو کو تیغ سے تشبیہ دی اس مناسبت سے کہ جیسے تلوار خمدار ہوتی ہے اوسیطرح ابرو بھی خمدار ہوتی ہے پس جب ابرو کو تلوار سے مناسبت دی تو سب لوازم تلوار کے جیسے کاٹنا قتل کرنا اوسکی واسطے ثابت ہوسکتی ہین جیسے مصرع کشتۂ تیغ ابروے پر خم ہم + مارا ہوا تیغ ابروے پرخم کا اور کبھی فارسی مین مشبہ کو مضاف کرتے ہین اور مشبہ بہ کو مضاف الیہ جیسے چشم نرگسین یعنے نرگس کیسی آنکھہ مگر مضاف الیہ ایک حرف نسبت کا مشبہ بہ کی اوپر ضرور لاتے ہین جیسی مثال مذکور مین ین حرف نسبت کا ہی تمام ہوئین چھہ قسمین اضافت کی فائدہ جاننا چاہیے کہ صفت اور تشبیہ اور استعارہ ان تینون مین ایک فرق باریک ہی اکثر مبتدیون کے فہم مین نہین آتا اسواسطے اسکا بیان توضیح کے ساتھہ کیا جاتا ہے صفت اوسی کہتے ہین کہ موصوف مین کوئی بات اس قسم کی کہ اوسکی ذات مین ممکن ہوسکی ثابت کیجاوے خواہ وہ موجود ہو یا نہو اگر موجود ہو تو تعریف اور مدح کہلائیگی اور اگر موجود نہو سکتی ہو اور اوس صفت کا موصوف کی ذات مین پایا جانا غیر ممکن ہو تو اوسے مبالغہ کہتے ہین جیسے مرد عالم صفت مرد کی عالم ہے اور علم کا ہونا ذات مرد مین ممکن ہے اسی مدح کہین گے اور جیسے اسپ برق رفتار کہ اسپ کی صفت برق رفتار ہے پس مثل برق کے اسپ کی رفتار کا ہونا غیر ممکن ہے اسی مبالغہ کہتے ہین اور تشبیہ یہ ہے کہ مشبہ کو کسی مناسبت سی کسی چیز کے مانند ٹھہرالینا اور وہ چیز اوسمین پائی نجاتی ہو جیسے تیغ ابرو مین ابرو کو بمناسبت خمدار ہونے اور ہمشکل ہونیکے تیغ مقرر کیا اسے تشبیہ کہتے ہین اور استعارہ یہ ہی کہ ایک چیز کو کسی مناسبت سے اپنی ذہن مین دوسری چیز فرض کرکر اوسکے لوازمات ثابت کرنا جیسے پای قلم کہ اسمین قلم کو بسبب روانی اور چلنے کے ایک ذی روح فرض کیا پس جب اوسی ایک چیز جاندار فرض کیا تو اوسکی اعضا مثل ہاتھہ پاؤن زبان وغیرہ کے بھی فرض کیے چنانچہ پای قلم و زبان قلم حالانکہ قلم ایک جسم بسیط ہی نہ جاندار نہ اوسکے پاؤن ہین

ہ زبان صرف اوسنے ذہن مین جاندار فرض کرکے اوسکی لوازمات اوسمین ثابت کیں اسے
استعارہ کہتے ہین پس فرق ان تینون مین یہ ٹھہرا کہ صفت ایک چیز ممکن الثبوت سی ہوتی ہے
یعنی ایسی چیز جو ذات موصوف مین پائی جا سکتی ہو اور تشبیہ ایک چیز غیر ممکن الثبوت سے
یعنی ایسی چیز کہ وہ کسی حالت اور کسی وقت مین موصوف کی ذات مین نہین پائی جا سکتی
اور استعارہ ایک چیز غیر ممکن الثبوت کی لوازمات کو بیان کرنا اور اوس چیز غیر ممکن الثبوت
کو ذہن مین فرض کر لینا اور ذکر نکرنا پس گویا کہ استعارہ ایک شاخ تشبیہ کی ہی استعارہ کی معنی
مانگ لینا چونکہ اسمین بھی لوازمات شئے غیر ممکن الثبوت کا ذکر ہوتا ہے تو گویا یہ بھی مثل مانگی ہوئی
چیز کے ہے کہ اوسکی ذات مین موجود نہین دوسری قسم مرکب ناقص کی مرکب وصفی ہے
مرکب وصفی اوسے کہتے ہین کہ جسمین کسی چیز کی کیفیت یا رنگ یا مقدار یا اچھائی یا برائی
بیان کیجاوے جیسے باریک قلم کالا کپڑا ـ تھوڑا پانی ـ اچھا آدمی ـ بڑی عورت وغیرہ فارسی مین
مرکب وصفی مرکب اضافی مین داخل ہوتا ہے جیسے قلم باریک جامۂ سیاہ آب اندک مرد نیک
زن بد اور علامت اضافت کسرہ مضاف موصوف کی نیچے دیتے ہین اردو محاورہ مین کب وصفی
مین علامت اضافت تو علامتون اضافت سی جدا و یہ مذکور ہوئین نہین ہوتی بلکہ صفت کو مقدم
اور موصوف کو موخر لاتے ہین جیسا مثال مین گذرا جو اسم کسی چیز کی ذات کو بتاوے اوسے
موصوف کہتے ہین اور جو کیفیت کو بتاوے اوسے صفت بولتے ہین اور صفت موصوف کی تاخیر
و تقدیم فارسی اور اردو دونون مین درست ہی جیسے چاہین پہلے بولین اور جیسے چاہین پیچھے جیسے
اردو مین اچھا آدمی اور آدمی اچھا اور مرد نیک اور نیک مرد مگر فارسی مین جب صفت یا مضاف الیہ
کو مقدم کرتے ہین اور موصوف یا مضاف کو موخر تو کسرہ مضاف کا دور کر دیتے ہین اور اوسی اضافت مقلوب بولتے ہین
پس یہ سب مرکبات ناقص ترکیب جملہ مین ایک حکم رکھتے ہین یعنی مضاف مضاف الیہ موصوف صفت دونون ملکر
مبتدا یا خبر یا فاعل یا مفعول ہوتے ہین تمام ہوا بیان مرکب ناقص کا ـ اب مرکب تام کا بیان شروع کیا جاتا ہے
جاننا چاہیئے کہ مرکب تام اوسی کہتے ہین جس سے سننے والی کو کوئی خبر یا حکم یا خواہش معلوم ہو پس اگر اوس سے
سننے والی کو کوئی خبر معلوم ہو تو اوسی جملہ خبریہ کہتے ہین جیسے زید آیا عمرو اچھا ہے اور اگر حکم یا
خواہش معلوم ہو تو جملہ انشائیہ کہتے ہین جیسے تو مت آ ـ زید اگر آتا تو اچھا ہوتا ـ اور تقسیم جملہ باعتبار

اوسکی اجزا کے ہوتی ہے اور جملہ مین دو چیزون کا ہونا ضرور ہے ایک مسند دوسرا مسند الیہ
مسند اوسکو کہتے ہین جو کوئی چیز یا کام نسبت کیا جاوے مسند کے معنی اسناد کیا گیا اور اسناد
نسبت کو کہتے ہین اور مسند الیہ جسکی طرف نسبت کیا جاوے پس اگر جملہ مین مسند اور مسند الیہ
دونون اسم ہون تو جملہ اسمیہ کہلاتا ہے جیسے زید عقلمند ہے زید مسند الیہ اور مبتدا ہی اور عقلمند
مسند اور خبر ہے اور یہ دونون اسم ہین اور لفظ ہی حرف ربط ہے جملہ اسمیہ مین جزو اول کو
مبتدا اور دوسرے جزو کو خبر کہتے ہین اور جملہ اسمیہ مین اصل مقصود اور مطلب بیان کرنے
مبتدا اور خبر کے ہوتا ہے اور باقی متعلقات اور جملہ فعلیہ وہ ہے کہ فاعل اور فعل سے مرکب ہو
فعل کو مسند اور فاعل کو مسند الیہ کہتے ہین پس اگر فعل لازمی ہے تو فعل اور فاعل سے
ملکر جملہ فعلیہ تمام ہوجاویگا جیسے زید آیا زید فاعل اور آیا فعل۔ فعل اور فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ
ہوا اور اگر فعل لازمی نہین متعدی ہے تو مفعول کو بھی چاہیگا جیسے زید نے عمرو کو مارڈالا
زید فاعل لفظ نے علامت فاعل عمرو مفعول لفظ کو علامت مفعول مارڈالا فعل ماضی فعل
اور فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوا جملہ فعلیہ مین اصل مقصد فعل اور فاعل اور مفعول
سے ہوتا ہی اور باقی متعلقات کہلاتے ہین جیسے کہین زید کل کے روز مرادآباد سے ریل پر
سوار ہوکر دہلی کو جاتا تھا پس زید اسم جامد فاعل کل مضاف الیہ کی علامت اضافت
روز مضاف مضاف الیہ اور مضاف ملکر متعلق جاتا تھا فعل کے مرادآباد مجرور سے حرف جار
جار مجرور متعلق فعل کے ریل مجرور پر جار جار مجرور متعلق فعل کے سوار ہوکر حال فاعل کا دہلی اسم مجرور
کو حرف جار جار مجرور متعلق فعل کے جاتا تھا فعل ماضی استمراری فعل ساتھ فاعل اور متعلقات
کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا پس اس جملہ مین اصل مطلب زید کے جانے کی خبر دینے سے ہی باقی سب متعلقات
ہین اور اگر جملہ مین فعل امر یا نہی یا استفہام ہو تو جملہ انشائیہ ہوگا نہین تو جملہ خبریہ اگر جملہ کے
اول مین حرف شرط آوے تو جملہ شرطیہ کہلاویگا اور یاد رکھو کہ جملہ شرطیہ ہمیشہ دو جملون سے
مرکب ہوتا ہی ایک شرط دوسرا جزا جیسے اگر آج خط روانہ ہوجاویگا تو کل کانپور پہونچ جاویگا اور
جاننا چاہیے کہ فعل لازمی مفعول کو نہین چاہتا ہے اور نہ مجہول ہوتا ہے اور فعل متعدی مفعول کو بھی
چاہتا ہی اور مجہول بھی ہوتا ہے اور فعل مجہول کے مفعول کو مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہین یعنی

ایسا مفعول کہ جسکے فاعل کا پتہ نہین ہے فعل مجہول مین مفعول مالم یسم فاعلہ بجاے فاعل کے
قائم ہوتا ہی جیسے زید مارا گیا زید مفعول مالم یسم فاعلہ اور مارا گیا فعل مجہول ہی فعل مجہول ساتھہ
مفعول مالم یسم فاعلہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا اسکے فاعل کا پتا نہین کہ کسنے مارا اور مفعول پانچ
قسم کا ہوتا ہے ایک مفعول بہ دوسرا مفعول لہ تیسرا مفعول مطلق چوتھا مفعول فیہ پانچوان
مفعول مالم یسم فاعلہ مفعول بہ اوسی کہتے ہین جسپر فعل واقع ہوا ہو جیسے زید نے بکر کو مارا زید فاعل
لفظ نے علامت فاعل بکر مفعول بہ ہے کو علامت مفعول مارا فعل پس اس جملہ مین فعل مارنے کا
زید کے ہاتھہ سے بکر پر واقع ہوا تو بکر مفعول بہ ہے مفعول مطلق اوسی کہتے ہین کہ اوسی فعل کا
مصدر یا حاصل مصدر واسطے بیان تعداد یا کیفیت یا حالت کے ذکر کیا جاوے جیسے کہین کتا
شیر کی بیٹھک بیٹھا ہے کتا فاعل شیر مضاف الیہ کی علامت اضافت بیٹھک حاصل مصدر مضاف
مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول مطلق ہوا بیٹھا ہی فعل فعل ساتھہ فاعل اور مفعول مطلق کے
ملکر جملہ فعلیہ ہوا مفعول فیہ اوسی کہتے ہین کہ فاعل کا وقت یا جگہ بیان کیجاوے جیسے چور رات کو
گھر مین کودا چور فاعل رات ظرف زمان مفعول فیہ گھر مفعول فیہ ظرف مکان کودا فعل
فعل ساتھہ فاعل اور دونون مفعولون کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا مفعول لہ اوسی کہتے ہین کہ فعل
کا سبب بیان کیا جاوی جیسے اوستاد نے لڑکی کو تعلیم کے لیے مارا اوستاد فاعل نے علامت فاعل
لڑکے مفعول بہ کو علامت مفعول کے مارا فعل فعل ساتھہ فاعل اور مفعول کے ملکر
جملہ فعلیہ ہوا مفعول مالم یسم فاعلہ اوسے کہتے ہین جبکا فاعل معلوم نہو اور یہ مفعول فاعل مین
مفعول بہ ہوتا ہی جسپر فعل واقع ہوا صرف اتنا فرق ہے کہ اگر اوسکا فاعل معلوم ہو تو اوسے
مفعول بہ کہینگے اور اگر فاعل معلوم نہو تو مفعول مالم یسم فاعلہ بولین گے اور مفعول مالم یسم
فاعلہ ہمیشہ فعل متعدی مجہول کے واسطے آتا ہی اور مفعول بہ ہمیشہ فعل متعدی معروف
کی واسطے آور مفعول بہ اور مفعول مطلق اور مفعول فیہ یہ تینون مفعول فعل لازمی اور متعدی
اور معروف اور مجہول سب کی واسطے آتے ہین اور جاننا چاہیے کہ سواے مفعولون کے
جملہ مین اور بھی متعلقات ہوتے ہین کہ اوس سے سننے والے کو فائدہ حاصل ہوتا ہی
اونکو اصطلاح مین توابع بولتے ہین توابع جمع تابع کی ہے تابع کے معنی اطاعت کرنیوالا

اور تابعداری کرنیوالا چونکہ یہ توابع بھی اپنے متبوع کے تابعدار رہتے ہین اسواسطے
اونکو توابع بولتے ہین اور جسکے تابع ہون اوسے متبوع بولینگے جو حال انکے متبوع کا ہوگا
وہی حال انکا بھی ہوتا ہے یعنی ترکیب مین اگر انکا متبوع فاعل یا مفعول یا مبتدا یا خبر ہوگا
تو یہ بھی اوسی کے موافق فاعل یا مفعول یا مبتدا یا خبر ہونگے متبوع کے معنی تابعداری کیا گیا
اور توابع پانچ ہین ایک عطف عطف وہ ہے کہ دو لفظون کے بیچ مین حرف عطف آوے
تو پہلی کو معطوف علیہ اور دوسرے کو معطوف کہینگے اور معطوف اور معطوف علیہ دونون ملکر
ایک حکم پیدا کرتے ہین جیسے زید اور کلو آتے ہین زید معطوف علیہ اور حرف عطف کلو معطوف
معطوف علیہ دونون ملکر فاعل ہوئے آتی ہین فعل حال معروف کے فعل ساتھ فاعل کے
ملکر جملہ فعلیہ ہوا حروف عطف کا بیان حرفون کی بحث مین آچکا ہے دوسرا بدل کہ بعد ایک کلمہ
کے دوسرا کلمہ ذکر کیا جاوے اور مقصود کلمہ ثانی ہو کلمۂ اول کو مبدل منہ کہتے ہین اور کلمۂ ثانی
کو بدل اور بدل کی چار قسمین ہین ایک بدل کل کہ ایک لفظ کی بعد دوسرا لفظ زیادہ توضیح کیواسطے
بیان کیا جاوے جیسی زید سے کہین کہ تیرا بھائی خدا بخش بولاتا ہے غرض اسمین زید کو اوسکی
بھائی کے بلانے کی خبر دیتا ہے اور خدا بخش زیادتی توضیح کے واسطے بیان کیا گیا تیرا بھائی
مبدل منہ اور خدا بخش اوسکا بدل بدل کل و مبدل منہ دونون ملکر فاعل ہوا بولاتا ہے فعل کا
فعل ساتھ فاعل کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا دوسرا بدل بعض وہ ہے کہ مبدل منہ کا کوئی جزو علیحدہ
کرکے دوبارہ بیان کیا جاوے جیسے انگہ کا دامن آدھا پھٹ گیا اس مثال مین انگہ کا دامن
مبدل منہ اور آدھا اوسکا بدل چونکہ دامن پورے دامن پر بولا جاتا ہے اسواسطے اوسکی بعد
لفظ آدھا بدل ہوا تیسرا بدل غلط کہ پہلے ایک لفظ غلطی سے بولا جاوے اوسکی بعد دوسرا
لفظ اوس غلطی کے دور کرنے کے واسطے بولین جیسے کوئی شخص پہلے کہے زید آیا پھر کہے کلو
کلو یعنی زید نہین آیا بلکہ کلو آیا چوتھا بدل مہمل یہ بدل ہندی مین بہت مستعمل ہے فارسی
اور عربی مین نہین بدل مہمل اوسے کہتے ہین کہ اول کوئی لفظ ذکر کیا جاوے اوسکی بعد وہی لفظ
صرف حرف اول اوسکا بدلکر بولین بدل کرنے مین ملکون کے محاورون کا اختلاف ہے بعض
ملکون مین حرف اول کو میم سے بدلکر بولتے ہین جیسے روٹی موٹی کاغذ ماغذ اور بعض ملکون مین

حرف اول کو واو سے بدلکر بولتے ہین جیسے کتاب وتاب تختی وختی اگرچہ یہ بدل کرنا غیر فصیح ہی
چنانچہ شعر اور نثر کتابی مین کہین نہین لکھا جاتا مگر چونکہ اسکا رواج محاورہ مین بہت ہی سو اسواسطے
ذکر کیا گیا مگر واو سے بدل کرنا بہ نسبت میم سے بدل کرنے کے فصیح ہے اور اس بدل مین
مبدل منہ مقصود ہوتا ہے بدل مقصود نہین ہوتا تیسری قسم توابع کی تاکید ہے تاکید کے معنی
مضبوط کرنا اصطلاح مین تاکید اوسے کہتے ہین کہ ایک لفظ کے بعد دوسرا لفظ اوسی معنی
مین یا وہی لفظ مکرر کہا جاوے تاکہ سامع خوب جان جاوے اور تاکید دو طرح کی ہوتی ہے
ایک تاکید لفظی کہ وہی لفظ اول مکرر لایا جاوے جیسے کسیکو آگاہ کرنے کے واسطے کہین
بڑھو آیا بڑھو پہلا لفظ بڑھو موکد ہے یعنی تاکید کیا گیا اور دوسرا بڑھو اوسکی تاکید ہے اور
دونون کی ایک حالت ہی یعنی دونون فاعل ہین آیا فعل کے دوسری تاکید معنوی وہ ہے
کہ پہلے لفظ کے معنی مین دوسرا لفظ ذکر کیا جاوے جیسے کہین گھر والے سب کھانا کھا چکے
پس گھر والے موکد ہی اور لفظ سب تاکید اور بیان حروف تاکید کا بحث حرف مین ہو چکا ہے
چوتھا تابع نعت ہی اوسی کو صفت بھی کہتے ہین وہ یہ ہے کہ متبوع کی اچھائی یا برائی یا اور
کوئی تعریف بیان کیجاوے جیسے کہین کہ آج ایک اچھا آدمی مرگیا اس مثال مین اچھا صفت
ہی اور آدمی موصوف اور دونون ملکر فاعل ہے مرگیا فعل کا اور صفت موصوف کا بیان
مرکب وصفی مین ہو چکا ہے اور سواے ان توابع کے اور بھی فعل کے متعلقات ہین ایک
حال۔ حال اوسی کہتے ہین کہ فاعل یا مفعول یا مبتدا یا خبر یا جملہ کی ہیئت کو بیان کیا جاوے
جیسے لڑکا روتا ہوا آیا ہے اس جملہ مین لڑکا فاعل ہے اور ذو الحال اور روتا ہوا اوسکا حال
ہی اور آیا ہے فعل فعل اور فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوا جسکا حال بیان کیا جاوے
اوسے ذو الحال کہتے ہین دوسرے تمیز جو کسی چیز مبہم یعنی غیر معلوم کو بتا دی اسم مبہم
کو ممیز کہتے ہین اور جو رفع ابہام کرے اوسے تمیز بولتے ہین جیسے کہین دو پاجامہ سل گئے
لفظ دو تو اسم عدد ہے اور مبہم نہین معلوم کہ وہ کیا چیز ہے اسواسطے لفظ پاجامہ اوسکی تمیز
واقع ہوئی ممیز اور تمیز ملکر مفعول مالم یسم فاعلہ ہوا سل گئے فعل مجہول کا پس فعل مجہول اپنا
مفعول مالم یسم فاعلہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور ممیز لیجئے اسم مبہم غیر معلوم اکثر اسم عدد ہوتا ہے

یا وزن یا مقدار وغیرہ تمیز سے جار مجرور یہ بھی متعلقات فعل مین سے ہین چنانچہ بیان حروف جار کا بحث حرف مین ہو چکا ہے اب اقسام جملہ کے بیان کیے جاتے ہین جن جدول سے قسمین جملہ کی مع مثالون اور ترکیبون کے دریافت کرو

جدول یہ ہے

قسم	نام جملہ	مثال	ترکیب
خبریہ	اسمیہ	آپ موجود تھے	آپ مبتدا موجود خبر تھے حرف مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
	فعلیہ	کالو گھر مین لکھتا ہے	کالو فاعل گھر ظرف مکان مجرور مین حرف جار لکھتا ہے فعل حال معروف فعل ساتھ فاعل کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔
انشائیہ	امر	زید کو جا کر مار	زید مفعول کو علامت مفعول جا کر حال مار فعل امر حاضر تو ضمیر واحد حاضر پوشیدہ فاعل فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
	نہی	کتاب مت لاؤ	کتاب مفعول مت لاؤ فعل نہی حاضر معروف تم ضمیر جمع حاضر پوشیدہ فاعل فعل ساتھ فاعل کے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
	استفہام	کیا زید آیا ہے	کیا حرف استفہام زید فاعل آیا ہے فعل ماضی قریب فعل ساتھ فاعل کے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
	ندا	اے لڑکو ادھر آؤ	اے حرف ندا لڑکو منادی ادھر ظرف

	نام جملہ	مثال	ترکیب
اقسام جملہ انشائیہ			مکان مفعول فیہ آ فعل امر حاضر معروف فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
	قسم	خدا کی قسم یہ حقہ مین نہ پیون گا۔	خدا مضاف الیہ کی علامت اضافت قسم مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر قسم ہوا یہ اسم اشارہ حقہ مشار الیہ مفعول مین ضمیر واحد متکلم فاعل نہ پیونگا فعل نفی مستقبل فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

خاتمۃ الطبع

خدا کی جناب مین ہزار ہزار شکر ہے کہ اندنون یہ رسالہ لاجواب افادت بخش طلاب جسمین قواعد صرف و نحو اردو زبان کا بیان ہے طرز تازہ نیا عنوان ہے مبتدیون کو بہت مفید اور سودمند اتم ہے جسکا نام گلدستۂ عجم ہے اسمین مقصود بالذات بیان ضوابط صرف و نحو اردو زبان ہے اور فارسی اور عربی کے قواعد بھی ضمناً مذکور علی الاعلان ہین جسکو واقف فنون اردو عربی فارسی ماہر نکات بلاغت و سخنوری طلیق اللسان فصیح البیان مولوی محمد حبیب اللہ خان صاحب مرادآبادی عرف حافظ عبد الرحمن صاحب تخلص حافظ نے نہایت عمدگی کے ساتھ واسطے افادۂ طلبا علوم و بایماے وسیع الاخلاق حکیم سید محمد شمس الدین صاحب

وبپاس خاطر شاگردان خود شیخ محمد اسید الدین صاحب و شیخ عبد الغفار صاحب فرزندان کامگار شیخ پیر محمد صاحب تحصیلدار اجمیری کے و بپاس خاطر سیٹھ رام کشن صاحب اودے پوری بھوپالی کے تصنیف فرمایا اور تسہیل و آسانی افادۂ طلبا کے لیے اس رسالہ نادر العصر کی عبارت اردو بہت سلیس و آسان عوام فہم لکھی ہے کہ جس سے جلد تر مبتدیون کی فہم مین آجاوے اور کمال لطافت بیانی سے استعمالات حروف معنی کے لیے جداول عمدہ ترتیب دیے کہ جسمین نام حرف مقام حرف معنی مثالی یکجا ہین یہ گویا ایک آئینہ خانہ بنادیا ہے کہ جسمین صورت معانی کو روشن اور صاف ظاہر کر دیا ہے کہ ہر مبتدی کو بادی النظر مین ماہیت لفظ کی مفہوم اور معلوم ہو سکتی ہے پس رسالہ موصوف الصدر بار دیگر حسب خواہش طالبین بعد نظر ثانی اور تعمق نظر کے اہتمام بلیغ سے صحت کے ساتھ

بمقام کانپور مطبع منشی نول کشور مین باہتمام لالہ شنبھو دیال

منصرم سی بماہ ستمبر ۱۸۷۹ عیسوی مطابق ماہ

رمضان المبارک ۱۲۹٦ ہجری منطبع ہوکر اشاعت

پذیر ہوا خداوند عالم اسکو مطبوع

خلایق فرماوے اور متعلمین

معلمین کو اسکے پڑھنے پڑھانے

سے فائدہ کلی

پہونچاوے

آمین ثم آمین

عزیز المصادر — گردان مصادر مع شرح لازم و متعدی از مولوی عبدالعزیز صاحب —
ناصر الصبیان — معروف بتعلیم مصطفائی بود و سنداطفال از ناصر علی صاحب کے
ناصر الصبیان معروف مصادر ناصری تصنیف ایضاً

تحسین الظفری — یہ ایک عجیب رسالہ ہے ترکی زبان کے صرف و نحو میں جس کی مدد سے اردو دان بہت جلد زبان ترکی آ سکتا ہے تصنیف جناب مولوی عبدالعلیم آسی اللہ خان صاحب بہادر خلف تیغ جنگ پینشنر از ملک نظام —

کتب فارسی درس مبتدیان

کریما محشی — از تصنیفات شیخ سعدی —
کریما معرب قلم جلی مع اعراب — ایجاد منشی کالکا پرشاد مولوی شرف —
کریما مترجم — ہر ایک شعر کے نیچے معنی اوسکے اردو میں بیان —
کریما رحیمی — ترجمہ ہے کریما کا نام مختصر —
دریکتا شرح کریما از حافظ محمد نذیر صاحب —
پنج گنج — یعنی کریما — نام حق — محمود نامہ
پندنامۂ عطار — رسالہ قطب قاضی —
ما مقیمان تصنیف شاہ علاء الدین اودہی —
محمود نامہ مصنفہ عنصری مشہور کتاب ہے —
قافیہ نامہ جو اعشار اشعار لائق بیت بچگی مبتدیان
عطائی نامہ تصنیف شیخ شاہ محمد غزلیات لامیہ —
صفوۃ المصادر — عرف آمدنامہ مشہور کتاب ہے —
ہفت ضابطہ تصنیف علی نقی خان درس اطفال کے لیے —
دستور المکتوبات —
انشاء بہار عجم مصنفہ مولوی امانت علی صاحب
انشاء فائز — از مولوی محمد اکرم صاحب متخلص فائز مطبوعہ مطبع نظامی —
انشاء فیض رسان از منشی حفیظ اللہ —
انشاء خلیفہ مصنفہ خلیفہ شاہ محمد مرحوم قنوجی —
انشاء تمیز مصنفہ منشی کالی رائے صاحب متخلص تمیز —
انشاء مادہو رام — مشہور انشا ہے —
انشاء منیر مصنفہ میر صادق منیر لاہوری بخط نستعلیق
ایضاً انشاء منیر بخط شکست واسطے تعلیم
کم سوادون خط شکست کے —
انشاء بہار ہند تصنیف مولوی عبدالعزیز صاحب آروی
انشاء جامی تصنیف مشہور مولانا عبدالرحمن جامی
انشاء طاہر وحید مشہور کتاب انشاء مرزا طاہر وحید
انشاء فائق — از مولوی محمد فائق —
انشاء دولت رام —
انشاء صفدری جس میں رقعات فارسی ہیں اور اوسکے مقابل اردو میں
انشاء گلزار عجم مصنفہ مولوی مقبول احمد فاروقی —
انشاء سفید تصنیف منشی سیر رام صاحب —
انشاء دلاویز سار مولوی عبدالعزیز صاحب تلامذہ مسطور
انشاء عجیب مشہور کتاب ہے —
ظہیر الانشاء مصنفہ منشی ظہیر الدین مرحوم —
مجموعہ انشاء ضمیر بلبل وصحت نامہ از عبداللہ خان علوی
تسنیم شاداب مع فرہنگ لغات
نادر انشاء از ملا ظہیر کے تفرشی یہ بڑے رتبے کی انشا ہے متین عبارت —
انشاء دلکشا مصنفہ منشی فتح محمد صاحب —
فیاض دبستان مصنفہ منشی ولایت حسین خان صاحب —
دستور الصبیان درس اطفال کے لیے مفید ہے —
رقعات عزیزی — از تصنیفات مولوی عبدالعزیز صاحب آروی —
رقعات عالمگیری —
رقعات قتیل مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل —
رقعات ابوالفضل — از تصنیفات ابوالفضل

علامی مشہور کتاب ہے —
پنج رقعہ — ملا ظہوری کا مع اردو شرح —
رقعات بیدل از مرزا عبدالقادر بیدل —
رقعات لچھمی نرائن — مشہور انشا ہے —
رقعات مظہری سلیس عبارت کے رقعے مفید طلاب
رقعات امان اللہ حسینی بلاغت و فصاحت میں مشہور ہیں
رقعات نظامیہ مشہور انشا ہے —
رقعہ گلستان حکمت از مولوی عبدالعزیز صاحب آروی
رقعات احسن جسکا نام ارتنگ فرسنگ ہے از حکیم محمد حسن
پنج رقعہ ولایت — از سید ولایت علی صاحب
گلزار ولایت — ایضاً —
رقعات فیض آگین مکتوبات —
توقیعات کسریٰ — از جلال الدین طباطبائی —
کلیات سہ نثر مرزا غالب — پنج آہنگ
دستنبو — مہر نیمروز —
ابو الفضل — سہ دفتر مولوی بادی علی مرحوم نے تحشی کیا
رسائل طغرا — نثر ہائے مشہور مع رقعات —
حسن و عشق — مؤلفہ نعمت خان عالی —
شرح حسن و عشق —

مرافعہ قضا و قدر — مصنفہ منشی جلال الدین
رقعات نامی تصنیف مولوی حکیم اکبر صاحب
مینا بازار — مؤلفہ ارادت خان واضح —
شرح مینا بازار — مطبوع نادر
پنج گنج امام بخش صہبائی —
سہ نثر ظہوری — مع مقدمات ثلثہ یک کتاب مشہور
شرح سہ نثر ظہوری — نثر نویس کی
از مولانا مفتی محمد سعد اللہ مغفور —
کتابت انشا نامہ — مع فرہنگ تصنیف منشی
لذۃ الافہام — نثر تصنیف مولوی سید محمد علی
تضمین گلستان — آشنا گلستان کی
سلک سلسل — مصنفہ منشی جیند کا پرشاد
بندگی نامہ — بطور ترجیع بند مصنف
کنھیا لال صاحب بہادر
مظہر العجائب — مصنفہ مرزا قتیل
ہے جسکا مذکور کار آمد منشیان —
تاج المدائح — نثر رنگین تصنیف منشی
تسلیم سہسوانی در صنائع —
مفتاح الصفات — مصنفہ منشی رام نرائن صاحب

کتب اخلاق و موعظت و تصوف

گلستان حضرت سعدی شیرازی — محشی لاین —
ایضاً — خوشخط قلم —
ایضاً — مع سید والا
ایضاً کا غذ حنائی —
ایضاً قلم واضح و خوشخط مع فرہنگ و شمائل
گلستان ہر قسم — منقول بہ تحشی مولوی
ہادی علی صاحب مرحوم یادگار ہیں —
گلستان مترجم ترجمہ لفظ بلفظ ہوا ہے اردو
شرح گلستان — مصنفہ مولوی محمد اکرم ملتانی
ریاض رضوان شرح گلستان از مولوی ریاض علی مرحوم

خیابان شرح گلستان از سراج الدین علی خان آرزو
گلستان حکیم قاآنی بجواب گلستان شیخ سعدی
بہارستان جامی بجواب گلستان سعدی
اسرار الاولیا از حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر
اخلاق محمدی — مصنفہ محمد علی اخلاق میں
مصباح الہدایت ترجمہ فارسی عوارف مشہور کتاب ہے
مصباح التہذیب کتاب تہذیب اور آداب آموزی کی
متعلمین کے لیے از بس مفید ہے تصنیف شیخ کمال الدین
رسالہ ہدایۃ المومنین ہے سلسلۃ الصالحین —
مطالب رشیدی مصنفہ شاہ قمر علی در تصوف و مواعظ